محاضرات اظہر رحمہ اللہ

3

اسلامی نظامِ معاشرت کی بنیادی اکائیاں

محاضرہ
ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر شہید

تقدیم
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

تخریج و تحقیق
مولانا محمد ارشد کمال

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ افکارِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

محاضرات اظہر رحمہ اللہ

(3)

اسلامی نظامِ معاشرت کی بنیادی اکائیاں

مسجد، اخوت، تعلیم، بین الاقوام تعلقات اور دیگر اکائیاں

www.kitabosunnat.com

محاضرہ

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر شہید

تقدیم

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

تخریج و تحقیق

مولانا محمد ارشد کمال

مکتبہ افکارِ اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

عنوان محاضرہ

اسلامی نظامِ معاشرت کی بنیادی اکائیاں

محاضر ـــــــ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رشید

تقدیم ـــــــ ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

تخریج وتحقیق ـــــــ مولانا محمد ارشد کمال

ضخامت ـــــــ ۵۶ صفحات

اشاعت (اول) ـــــــ جنوری ۲۰۱۶ء

ناشر ـــــــ مکتبہ افکارِ اسلامی

مطبع: نعمان پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر .....

مکتبہ اسلامیہ
جملہ کاپیتا

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 ، 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقدیم 4
- حمد وثناء، درود وسلام اور صلحائے امت کے لیے دعا 6
- اسلام کا نظام معاشرت 16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے تین ہفتے قبل سیالکوٹ میں اسلام کے نظام معاشرت کے بارے میں ایک مفصل لیکچر دیا جس میں آپ نے اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائیوں پر روشنی ڈالی۔ شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور عظمت وکبریائی بیان کی اور عاجزی وانکساری کی اہمیت اجاگر کی۔ نبی کریم ﷺ پر صلاۃ وسلام اور صلحائے امت کے لیے دعا کے بعد موضوع کا آغاز کیا۔ حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کی وفات بھی اسی دن ہوئی تھی، ڈاکٹر صاحب نے ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کی، ان کے لیے وہ دعا مانگی جو نبی کریم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کی تھی۔

موضوع کا آغاز کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ انسان مدنی الطبع ہے، وہ مل جل کر رہنے کو پسند کرتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کے نظام معاشرت کا معنی ومفہوم بیان کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسلامی نظام معاشرت کی بنیادی اکائیاں بیان کی ہیں۔ صحیح اور صالح معاشرہ قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا آغاز مسجد سے کیا جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک ہے۔ اسلامی معاشرے کی دوسری بنیادی اکائی نظامِ مؤاخات ہے۔ آپ ﷺ نے متحارب گروہوں اور قبائل کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بھائی بھائی بن گئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ [1]

''اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ

[1] ۳/ ال عمرٰن: ۱۰۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

انصار و مہاجرین میں بھی نبی کریم ﷺ نے بھائی چارہ قائم کر دیا جسے ''مؤاخات مدینہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔ معاشرے کی تیسری اکائی اس کا نظامِ تعلیم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تعلیم حاصل کرنے والوں کے لیے مفت سہولیات کا انتظام کیا اور انہیں وحی الٰہی کی تعلیم دی۔

اسلامی معاشرے کی چوتھی اکائی یہ ہے کہ اس میں غیر مسلم بھی امن و امان سے رہتے ہیں اور انہیں برداشت کیا جاتا ہے، خواہ وہ یہودی ہوں، عیسائی ہوں یا کوئی اور۔ نبی کریم ﷺ نے بھی کفار مدینہ (یہود) کے ساتھ معاہدہ کیا تھا جسے ''میثاق مدینہ'' کہا جاتا ہے۔

حافظ صاحب رحمہ اللہ نے اپنے محاضرے کے آخر میں اسلامی معاشرے میں کمزور طبقوں کو جو مقام اور حقوق حاصل ہیں ان کو بڑی قوت اور صراحت سے عیاں کیا ہے اور ان پر ترس کھانے کی نصیحت کی۔ اصلاحِ معاشرہ کے لیے حافظ صاحب رحمہ اللہ کا یہ محاضرہ اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کی ان سنہری تعلیمات کو عام کر کے معاشرے کی بہت سی خرابیوں اور اس میں پائی جانے والی حق تلفیوں کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی غرض سے ہم نے اس پیغام کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے اپنے لیکچر میں جن آیات کا ترجمہ خطابت یا تفہیم کے انداز میں پیش کیا ہے ہم نے ان آیات کا اصل ترجمہ بریکٹوں میں دے دیا ہے تاکہ ان آیات کا بنیادی معنی بھی قارئین تک پہنچ جائے۔

محاضرے میں آنے والی احادیث اور اقوال کی تخریج و تحقیق بھی دی گئی ہے تاکہ مصادر و مراجع اور دیگر تفصیلات تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ، ان کے ورثاء نیز برادرم مولانا محمد ارشد کمال، راقم الحروف اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ جاریہ اور قارئین کے لیے نافع بنائے۔

شہباز حسن، لاہور

۹ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حمد وثناء، درود وسلام اور صلحائے امت کے لیے دعا

الحمد للّٰه نحمده ونصلی علی رسوله الکریم الذی بلَّغَ الرسالة وأدَّی الأمانة ونَصَح الأمة وجَاهَدَ فی اللّٰه حقَّ جهاده.

اللہ رب العزت کی حمد وثناء، مدح وستائش جیسے اس کی عزت وعظمت، جاہ وجلال، بڑائی وکبریائی کے شایان شان ہے، وہ اکیلا ہی تمام حمد وثناء، بڑائیوں، کبریائیوں کا حق دار ہے۔ ہماری بڑائی اسی میں ہے کہ ہم اسی کی بڑائی کریں، اس کے شایانِ شان تکبر ہے اور ہمارے شایان شان تکبیر ہے، تکبر اور تکبیر کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ تکبر خود بڑا ہونا ہے اور تکبیر کسی دوسرے کی بڑائی کو تسلیم کرنا ہے۔

ہم جو اللہ اکبر کہتے ہیں تو اس ذات کو سب سے بڑا مانتے ہیں۔ پھر بھی اگر دماغ میں یہ خلش آتی ہو کہ میں بھی بڑا ہوں تو اس سے بڑا جھوٹ نہیں اور مومن کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. ❶

''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

زندگی بھر انسان اتنا بڑا جھوٹ بولے، کہے اللہ اکبر! اور یہ سمجھے کہ میں بڑا ہوں، معاشرے کی سب سے بڑی خرابی تکبر ہے اور ہر خرابی کی بنیاد تکبر ہے اور اسی تکبر سے بخل پیدا ہوتا ہے اور بہترین عادت اپنے آپ کو مٹانا ہے اور تواضع اختیار کرنا ہے اور تواضع جود وسخا

---

❶ ابوداؤد، اللباس، ما جاء فی الکبر (٤٠٩١)۔ ترمذی، البر والصلة، الکبر، (١٩٩٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

تو ساری بڑائیاں، کبریائیاں اس ذات بالصفات کے لیے ہیں جو صاحب اسمائے حسنیٰ ہے۔ ہمارے سب نام جھوٹے ہیں۔ بس وہی نام سچا ہے جس میں اللہ کی عبودیت کا اقرار ہوتا ہو۔ باقی سب نام ایسے ہی ہیں اور جتنا اچھا، بڑے سے بڑا نام رکھ لیں کوئی ایسا نام نہیں ہوتا جس کے اندر کمی نہ ہو۔ اللہ کا کوئی ایسا نام نہیں ہوتا جس کے اندر کمی ہو۔

اللہ کے تمام نام حسنیٰ ہیں اور ہمارے تمام نام ناقص ہیں۔ سچ ہے جو سچا نام رکھیں گے وہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہی ہوگا نہ!!! تو عبدالرحمٰن بن کر دکھانا بڑا مشکل کام بن جاتا ہے، تو سچا نام وہ ہوتا ہے جس کے جتنے معانی بھی کر لیے جائیں وہ سب پر پورا آتا ہو۔ وہ سچا نام ہوتا ہے جو صبح سے لے کر شام تک ۵۰۰ جھوٹ بولنے والے آدمی نے نام رکھا ہو صادق!! کیا حیثیت ہے اس نام کی؟ تو اللہ رب العزت کا کوئی نام دیکھ لیں یقین جانیے انتہائی ناقص علم رکھنے والا ساری رات گفتگو کرتا رہے قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ رب العزت کے ناموں کے معانی میں اتنی وسعت ہے جہاں تک چلے جاؤ کبھی اللہ رب العزت کے نام کی حقیقت کو نہیں پا سکو گے۔ وسعت اور گہرائی کو نہیں پا سکتے جس نام کو بھی لے لو۔

اسی طرح جہاں تک لفظ اللہ کا تعلق ہے اس کے تو معانی کو کوئی نہیں پا سکا، اس کے مفہوم کو کوئی نہیں پا سکا۔ اس کی وسعتوں اور دلالتوں کو کون پا سکتا ہے؟ ہم بھی اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں کیونکہ ہماری تسلی نہیں ہوتی جب تک پانچ چھ لقب نہ لکھ دیے جائیں۔ یہ سب ہماری نفسیاتی بیماریاں ہیں، حالانکہ مجھے بھی پتا ہے کہ میں کتنا عالم ہوں۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ آپ کتنے عالم ہیں؟ ساری دنیا کی ڈگریاں اکٹھی کر لیں انسان کو اپنی پشت تو نظر نہیں آتی۔ کیا علم ہے اس کا! کتنی محنت کر لے گا، پانچ سال لگا کر قرآن حفظ کرتا ہے، دس لگا کر اس کو یاد کرتا ہے، پندرہ مرتبہ قرآن سنا لیتا ہے پھر بھول جاتا ہے، جب تک یہ بھول سے نہیں ہٹے گا اس وقت تک اس کا حافظ لقب ہے، وہ سچا نہیں ہوگا اس میں کمی ہے، بھول گیا تو نقص ہے، جب بالکل نہیں بھولے گا تو پھر سچا ہوگا۔ وہ وقت نہیں آئے گا جب بھولے گا نہیں۔ وہ انسان ہی کہا جو نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھولے، اللہ رب العزت نے بھی فرمایا میں علیم ہوں، عالم ہوں اور علّام ہوں۔ (اللہ اکبر)

سمندروں کے نیچے چلے جاؤ تمہیں ختم ہو جائیں گی۔ نیچے سے نیچے بھی کوئی کیڑا ہے وہ بھی اللہ کے علم میں ہے وہ حق رکھتا ہے کہ وہ کہے میں علیم ہوں:

﴿لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝﴾ ❶

(میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔)

وہ کبھی نہیں بھولتا وہ کبھی نہیں چوکتا۔

﴿وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ ❷

(اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر ہے اور نہ خشک مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہے۔)

کسی درخت سے سوکھا پتا نہیں گرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ کب اگا تھا۔ کتنی مقدار میں بڑھا اور کب اس نے گرنا ہے اور کب یہ گر گیا۔ زمین کی تہوں کے اندر جو چھپا ہوا دانہ ہے وہ بھی اللہ رب العزت کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔

﴿وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ ❸

(اور نہ کوئی تر ہے اور نہ خشک مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہے۔)

کوئی خشکی کی، تری کی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ رب العزت کے علم میں نہ ہو۔ تو اللہ نے سب کچھ لکھا ہوا ہے، کائنات کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں ہے:

﴿لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ ❹

(اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں چھپی رہتی ہے اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز ہے اور نہ بڑی مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔)

---

❶ ۲۰/ طٰہٰ: ۵۲. ❷ ۶/ الانعام: ۵۹. ❸ ۶/ الانعام: ۵۹. ❹ ۳۴/ سبا: ۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ سے اوجھل ہو یہ تو چیزیں ہیں، یہ کیسے اوجھل ہوں گی۔

﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ ﴾ ❶

(اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا)

آسمانوں کی بادشاہی بھی اس کے پاس، زمینوں کی بادشاہی بھی اس کے پاس۔ اونچی بولو تو بھی جانتا ہے۔ آہستہ بولو تو بھی جانتا ہے۔ نہ بولو تو بھی جانتا ہے۔ (اللہ اکبر)

﴿ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ ﴾ ❷

(اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔)

حساب بھی لے سکتا ہے، معاف کر دے تو اس کی مہربانی ہے۔ صحابہ کرام کو اللہ سے حیا آتی ہے۔ بڑے حیا والے تھے۔ اللہ ہمیں بھی حیا کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ حیا ایمان ہے حیا ایمان ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حیا آتی تھی۔ پیشاب کرنے کے لیے بیٹھتے تھے۔ اندر پردوں میں بیٹھتے تو بھی گھٹنے اکٹھے کر کے بیٹھتے کہ اللہ دیکھ رہا ہے ہم تو اب 'ترقی' کر گئے ہیں نا! باپ بیٹا اکٹھے باجماعت ہی بیٹھ کر سڑک پر پیشاب کر لیتے ہیں اور باتیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اندر بیٹھ کر بھی اللہ سے ڈرتے تھے۔ اللہ رب العزت نے آیت اتار دی:

﴿ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ﴾ ❸

(سن لو! بلاشبہہ وہ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں، تاکہ اس سے چھپے رہیں، سن لو! جب وہ اپنے کپڑے اچھی طرح لپیٹ لیتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔)

---

❶ ۲/ البقرة: ۲۸٤. ❷ ۲/ البقرة: ۲۸٤. ❸ ۱۱/ هود: ٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سکڑ کر بیٹھتے ہیں، سینے کے ساتھ گھٹنے لگاتے ہیں تا کہ اللہ سے چھپ جائیں۔

جب رات کا اندھیرا ہوتا ہے، کمرے کا اندھیرا ہوتا ہے، لحاف کا اندھیرا ہوتا ہے، کپڑوں کا اندھیرا ہوتا ہے، سینے، چمڑے اور ہڈیوں کا اندھیرا ہوتا ہے، دل کی تہوں کا اندھیرا ہوتا ہے۔ دل کے اندر جو وسوسے ہیں اللہ ان کو بھی جانتا ہے، کون ہے جو اس سے چھپ جائے۔

﴿ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ ❶

(اور زمین میں کوئی چلنے والا (جاندار) نہیں مگر اس کا رزق اللہ ہی پر ہے اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، سب کچھ ایک واضح کتاب میں درج ہے۔)

ہر چیز جو بھی ہے اللہ اسے بہت اچھی طرح جانتا ہے کہاں سے آئی ہے؟ کب تک رہے گی؟ کب جائے گی؟ انسانوں نے کروڑوں کی مشینیں لگا کر ۲۵، ۲۵۔۳۰، ۳۰ سال پڑھ کر اور کمیٹیاں بنا کر الٹرا ساؤنڈ کر کے پتا چلا لیتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے کہ بیٹی ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارا علم بھی اللہ کی طرح ہو گیا ہے۔ (اللہ اکبر)

اور غلط فہمی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے:

﴿ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ ﴾ ❷

(اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے۔)

تو ہم نے بھی جان لیا ہے کہ رحموں میں کیا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ رحم صرف ہماری عورتوں کے ہی ہوتے ہیں اور کہیں نہیں ہوتے۔ وہ کہتا ہے:

﴿ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ ﴾

جو رحموں میں ہے۔ رحم صرف انسانوں کے نہیں ہوتے، ساری کائنات کے ہیں۔ اس آیت کو ساتھ ملاؤ:

---

❶ ۱۱/ هود: ٦. ❷ ۳۱/ لقمان: ٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ ﴾ ❶

(اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھائے ہوئے ہے اور جو کچھ رحم کم کرتے ہیں اور جو زیادہ کرتے ہیں اور ہر چیز اس کے ہاں ایک اندازے سے ہے۔ وہ غیب اور حاضر کو جاننے والا، بہت بڑا، نہایت بلند ہے۔)

سمجھنے کی بات کہ مادہ کے پیٹ میں جو کچھ بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ابھی تک کائنات کا کوئی ایسا انسان نہیں جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ پتا چل گیا ہے کہ اللہ کی مخلوق کی قسمیں کتنی ہیں؟ اور ہر قسم کے افراد کتنے ہیں؟ مادہ کتنے ہیں؟ وہ کون جانے گا!

﴿ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ ﴾ ❷

(اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔)

اللہ کے لشکروں کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، کسی کو کوئی پتا نہیں چل سکا، اللہ کی مخلوق کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر روز نئے جرثومے دریافت ہو جاتے ہیں۔ جس کے اندر جان ہے وہ مادہ بھی ہے اس کا نر بھی ہے۔ ہر مادہ کے رحم میں کیا ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے تو تمھیں تو ابھی تک اللہ کی مخلوق کی قسمیں بھی معلوم نہیں ہو سکیں تو ہر قسم کے ہر فرد کو کیسے جانو گے؟ کب جانو گے؟ تمھارا خیال ہے کہ بس انسان ہی ہے اللہ کچھ بھی نہیں ﴿ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى ﴾ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کس مقدار سے ہر گھڑی پل رہا ہے، زیادہ ہو رہا ہے، کب نکلے گا، یہ بھی جانتا ہے۔ انسان کے حوالے سے یہ کہیں تو اللہ رب العزت جانتا ہے کہ یہ کس مقدار سے روزانہ بڑھ رہا ہے کب پیدا ہوگا؟ کالا ہوگا، گورا ہوگا، صحت مند ہوگا کہ بیمار ہوگا، مالدار ہوگا کہ فقیر ہوگا، عالم ہوگا کہ جاہل ہوگا، خوش اخلاق ہوگا کہ بداخلاق ہوگا۔ عمر اس کی کتنی ہوگی؟ لمبی ہوگی کہ چھوٹی ہوگی۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ نہ جانتا ہو۔ بندہ نہیں جانتا، اللہ جانتا ہے۔

---

❶ ۱۳/ الرعد: ۸۔۹. ❷ ۷٤/ المدثر: ۳۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ ﴾ ❶

(وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو گیلی مٹی کے نیچے ہے۔)

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ عرش پتا ہے کہاں ہے؟ ابھی تک تو پہلے آسمان تک رسائی نہیں ہوسکی اور نہ کبھی ہوگی اتنا ہی اونچا دوسرا آسمان ہے اتنا ہی تیسرا ہے، کتنے ہی فاصلے ہیں؟ پھر کرسی ہے، سارے آسمانوں اور زمینوں کو اس نے گھیرا ہوا ہے اور کرسی عرش کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے ایک چھلاّ چٹیل میدان کے اندر پھینک دیا ہو۔ عرش کے مقابلے میں کرسی اتنی سی ہے۔ عرش کتنا ہوگا کوئی نہیں سوچ سکتا۔

﴿ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ﴾ ❷

(وہ بہت بلند درجوں والا، عرش کا مالک ہے، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی اتارتا ہے۔)

وہاں بیٹھا ہے، وہاں براجمان ہے تو بندہ سمجھتا ہے کہ اتنی دور ہے جو مرضی کرتا رہوں۔ (اللہ اکبر)

WWW.KitaboSunnat.com

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ ﴾ ❸

(وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو گیلی مٹی کے نیچے ہے۔)

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ سب آسمانوں اور زمینوں پر اس کی بادشاہی ہے وہیں بیٹھا بادشاہی کر رہا ہے۔ اور وہاں بیٹھے ہوئے کوئی اونچی بات کرے اسے بھی سن لیتا ہے۔

❶ ۲۰/ طٰهٰ: ۵۔۶ . ❷ ۴۰/ المؤمن: ۱۵ . ❸ ۲۰/ طٰهٰ: ۵۔۶ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی آہستہ بولے تو اسے بھی سن لیتا ہے۔ کوئی نہ بولے دل کے اندر سوچے اسے بھی جان لیتا ہے۔ (اللہ اکبر)

تو یہ ہے جو کہہ سکتا ہے کہ میں عالم ہوں، علیم ہوں، علّام ہوں۔ ہماری اور علم کی کیا حیثیت ہے جو بھی پڑھ لیں ناقص ہی رہتا ہے۔

بات کسی دوسری طرف نکل رہی ہے میں نے کسی دوسری طرف جانا تھا۔ بات اللہ کی جو آئی ہے، اللہ کی باتیں تو ختم ہو ہی نہیں سکتیں جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے ایک نام پر بات شروع کر دیں تو ساری رات گزر جائے، اس کی تفصیل ختم نہ ہو۔ صرف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اللہ کی قسم ساری رات اس کا احاطہ نہ کر سکیں۔ یہی معاملہ اللہ کی قدرت کا ہے۔ یہی اللہ کی رحمت کا ہے، یہی اللہ کی محبت کا ہے، یہی اللہ کے غضب کا ہے، سارے نام اللہ تعالیٰ کے اسی طرح ہیں۔ تو معلوم ہوا کسی نام کے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔ ہم اس اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جنھوں نے سب سے زیادہ تعریف کی۔ انھوں نے بھی آخر یہی کہا:

لَآ أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . ❶

اللہ میں تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تم نے خود بتایا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں میرے پاس تیری مدح وستائش کے لیے الفاظ نہیں ہیں تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود بتایا ہے۔ تو ہم بھی یہی کہتے ہیں:

لَا نُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .

صلوٰۃ وسلام سیّدنا محمد رسول اللہ کی ذات گرامی پر جنھوں نے رسالت پہنچائی، امانت ادا کی۔ اللہ رب العزت کی طرف سے جو فریضہ ملا تھا اسے سرانجام دیا۔ امت کی اصلاح کے لیے زندگی لگا دی۔ پورے اخلاص، پوری محبت اور پورے اہتمام کے ساتھ اللہ رب العزت کا عطا کردہ دین دنیا کو جیسے اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اور اس اعتماد اور یقین کے ساتھ، اس اخلاق اور سنجیدگی کے ساتھ، اخلاص کا مجمع سامنے ہے پوچھتے ہیں اے لوگو! میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا

❶ مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع والسجود (٤٨٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نہیں؟ سارے بیک زبان کہتے ہیں: اللہ کے رسول! آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے، ❶ امانت ادا کر دی اعتماد اتنا ہے، یقین اتنا ہے۔

اللہ کی قسم ہمارے پاس ایک عمل بھی ایسا نہیں ہے پوری زندگی کا جس کے لیے اللہ سے کہا جا سکے کہ یا اللہ تو جانتا ہے کہ اس کے اندر صرف اخلاص ہے۔ ایک عمل بھی نصیب میں ہو جائے تو بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ صحابہ بھی کہتے تھے زندگی میں دو رکعت نصیب ہو جائیں جو ایسی ہوں جن کے بارے میں یقین ہو کہ اللہ نے قبول کر لی ہیں تو کافی ہیں۔ کوئی عمل نہیں۔ کوشش کرنی چاہیے زندگی میں کوئی عمل ایسا ہو جائے جس پر انسان کو یقین ہو کہ یہ اللہ نے قبول کر لیا ہے۔ اور وہ لوگ جو غار میں پھنس گئے تھے: یاد ہے ناں؟ کتنی عمر ہو گی ان کی؟

انھوں نے کہا تھا کہ اللہ کے دربار میں کوئی خالص عمل پیش کرو تو تینوں کو صرف ایک ایک عمل ہی ملا تھا۔ ❷ ہمارے پاس تو شاید ایک بھی نہ ہو۔ ہماری اس طرف توجہ نہیں ہے وہ عمل جو خالص اللہ کے لیے ہو، اس میں کچھ اور شامل نہ ہو۔ شاید کوئی ایک بھی نہ ملے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے، اور کچھ نہیں تو ''لا الہ الا اللہ'' خلوص کے ساتھ کہنا نصیب ہو جائے تو اسی سے کام چل جائے گا ان شاء اللہ۔ اللہ بڑا مہربان ہے، بڑا غفور رحیم ہے۔

تو صلاۃ وسلام سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر جو ہماری طرف سے درود وسلام کا حق رکھتے ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کے رسول کے قریب ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ توحید تو اللہ کے قریب ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ درود شریف اللہ کے رسول کے قریب ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جتنا کوئی زیادہ درود پڑھے گا ان شاء اللہ اللہ کے رسول کے ساتھ اس کی محبت بڑھے گی اور قیامت کے دن شفاعت نصیب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بے پایاں رحمتیں ہوں، ان کے بعد تابعین پر، پھر ان کے بعد تبع تابعین پر جنھوں نے محنتیں کر کے اس دین کو ہم تک پہنچایا۔ اور علمائے امت پر جنھوں نے زندگیاں کھپا کر ہم تک کلمہ پہنچایا اور کلمہ کا معنی ومفہوم پہنچایا۔

---

❶ بخاری، المغازی: ٤٤٠٦ . ❷ بخاری: ٢٢٧٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبدالمنان نور پوری کے لیے دعا

آج ایسے ہی ایک ربانی عالم کا اللہ رب العزت نے دنیا سے انتخاب کرلیا ہے۔ اللہ سے ملاقات کرے گا۔ اللہ رب العزت ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ میری مراد حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ ہیں۔ ❶ میں منبر رسول پر بیٹھا ہوں؟ میں نے زندگی میں پاکستان میں کم از کم حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کے بعد اس سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ علم کے اعتبار سے، نہ تقویٰ کے اعتبار سے۔ دلوں کے حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ صدیوں پرانا آدمی قافلے سے بچھڑا ہوا ہے۔ کوئی بندہ نہیں بتا سکتا کہ اس شخص کی زبان سے کبھی برا کلمہ سنا ہو۔ اللہ رب العزت نے انہیں کیا کمال کی زندگی عطا کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں، اتنی ثقاہت، اتنا پختہ علم ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اللہ رب العزت ان کی قبر کو نور سے بھرے۔ ہم بھی ان کے لیے وہی کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ. ❷

(اللہ! ابوسلمہ کو بخش دیجیے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند کردیجیے، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن جایئے۔ رب العالمین! ہمیں اور اسے بخش دیجیے۔ اس کے لیے اس کی قبر کو کشادہ اور منور کردیجیے۔)

اے اللہ معاف فرمادے اور اس کے اہل کو سنبھال لے، اس کے گھر میں تو اس کا خلیفہ بن جا اور اس کے درجات بلند فرمادے۔ اس کی قبر کو وسیع کردے اور اسے نور سے بھر دے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ ان کے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں بھی ایمان کی موت نصیب فرمائے۔

---

❶ حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کی وفات ۲۶ فروری ۲۰۱۲ء کو ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ نور پوری رحمہ اللہ کی وفات اسی دن واقع ہوئی تھی۔ (ش ح)

❷ مسلم، الجنائز، في إغماض الميت والدعاء له . . (٩٢٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا نظام معاشرت

برادرانِ گرامی میری گفتگو کا موضوع ہے ''اسلام کا نظامِ معاشرت سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں'' سیرت النبی ﷺ تو ویسے ہی نبی ﷺ سے ہماری محبت کا تقاضا ہے کہ ساتھ لگانا ہوتا ہے جیسے ہر نام کے پہلے لگانا ہوتا ہے، عبداللہ کا نام کیا ہے، جی؟ محمد عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد عبدالرحمٰن، عبدالرزاق، محمد عبدالرزاق۔ ورنہ ہماری کوئی بات سیرت النبی ﷺ کی روشنی سے باہر نہیں ہوتی۔ لگائیں یا نہ لگائیں۔ اسلام کا نظامِ معاشرت ہو، نظامِ معیشت و اقتصاد ہو، نظامِ جزا وثواب ہو۔ نظامِ احتساب ہو، نظامِ عبادت ہو، نظامِ عقیدہ ہو، سیرت کے بغیر بھی کوئی چیز ہے! اس لیے یہ تو ویسے ہی تبرک کے طور پر لگایا ہوا ہے۔ سارا اسلام ہے ہی محمد رسول اللہ۔ یہی تو ہمارا دوسروں کے ساتھ فرق ہے ہم سمجھتے، کہتے اور یقین رکھتے ہیں، بیان بھی کرتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ بھی ہے، مانتے بھی ہیں۔

اسی کی روشنی میں چلتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ سر سے لے کر پاؤں تک دین ہیں۔ نبی ﷺ سر سے لے کر پاؤں تک دین ہیں۔ یہ دیکھنے کی چیز بھی ہے اور ماننے کی چیز بھی، عمل کرنے کی بھی چیز ہے۔ سراپائے دین ہے، امام الانبیاء کا ہر عمل دین ہے۔ جو بھی آپ ﷺ کریں وہ دین ہے، آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا دین ہے، چلنا پھرنا دین ہے، بولنا دین ہے، سننا دین ہے، دیکھنا دین ہے، سونگھنا دین ہے۔ میں کہتا ہوں پیشاب و پاخانہ کرنا بھی دین ہے، سنت ہے۔ جو بھی آپ ﷺ کریں سنت ہے۔ اس لیے پوری زندگی نبی ﷺ کی زندگی کا عکس ہے، جس کی زندگی امام الانبیاء کی زندگی کا عکس ہوگئی وہ کامیاب و کامران ہے جس کی زندگی نبی ﷺ کی زندگی سے ملتی ہوگی وہ زندگی کامیاب ہوگی۔ جس کی جتنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زندگی اِدھر اُدھر ہو جائے گی وہ ناکام اور برباد ہو جائے گی۔

''اوقات ہمہ بود کہ بیار بسر''

کام کے اوقات وہی ہوتے ہیں جو دوست کے ساتھ بسر ہو جائیں اور ہمارا دوست نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں۔ زندگی کا کام کا حصہ وہی ہے جو نبی کائنات ﷺ کی زندگی کے مطابق ہوگا۔ کامیابی بس وہی ہے، باقی زندگی سے کاٹ لو۔ محدثین کہا کرتے تھے:

يَوْمَ يَمُرُّ وَلَمْ أَرْوِ الْحَدِيْثَ بِهِ

فَلَسْتُ أَحْسِبُ ذَاكَ الْيَوْمَ مِنْ عُمُرِىْ

کہ ایک دن ایسا گزر جائے جس میں میں کوئی حدیث نہ سنوں، نہ سناؤں، وہ دن میں اپنی زندگی سے کاٹ دیتا ہوں۔ یہ دن میری زندگی کا حصہ ہی نہیں۔ یہ ضائع ہو گیا، ایک دن ایسا گزر جائے کہ کوئی حدیث روایت نہ کروں، کوئی حدیث نہ سیکھوں۔ کوئی حدیث نہ پڑھاؤں تو اس دن کو میں اپنی زندگی سے کاٹ دیتا ہوں۔

تو کام کی زندگی وہی ہے جو نبی ﷺ کی اطاعت میں گزرے اس لیے زندگی کا ہر نظام نبی ﷺ کی سیرت سے ماخوذ ہے۔ اگر وہاں سے ماخوذ ہے تو کام کا ہے ورنہ نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عمل کر کے دکھایا، نظام مکمل ہو گیا۔ میرے تیرے فرمانے میں کیا فرق ہے۔ باقی سب تو ایک جیسے ہیں دلیل نہیں ہیں۔ دلیل صرف اللہ کا فرمایا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمایا ہوا ہوتا ہے۔ باقی کوئی دلیل نہیں ہوتی، نظام نہیں ہوتا، نظام گھڑنا تو کام نہیں، نظام تو فرعون نے بھی گھڑا تھا۔ بچے مارنے کا اور بچیاں چھوڑنے کا قانون بنایا تھا۔ اس کے مطابق ہی عمل کرتا تھا۔ قانون بنانا اور نافذ کرنا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ اصل کارنامہ بنے ہوئے آسمانی قانون کو قبول کرنا ہے۔ اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہے۔ لوگ اپنے اصول بنا کر چلتے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اصول بنانے کا حق اللہ رب العزت کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجازی طور پر حضرت محمد ﷺ کو عطا کیا۔ اصل تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی اور کا حق نہیں۔ مجازی طور پر نبی ﷺ کا ذکر بھی کتاب اللہ میں ہوا ہے لیکن وہ مجازی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں شریعت اللہ کا حق ہے اور کسی کا حق نہیں۔ لیکن اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کے اعزاز کے لیے، نبی ﷺ کی تکریم وتشریف کے لیے، نبی ﷺ کی عزت کے لیے حلت و حرمت کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی۔ یہ نبی ﷺ کا اعزاز ہے جیسے شفاعت، معاف کرنا نہ معاف کرنا کس کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ ❶

(اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟)

اللہ کے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

تو سفارش کا کیا مطلب پھر؟ یہ صرف نبی ﷺ کی تکریم اور تشریف ہے۔ میرا حبیب کہے گا تو معاف کروں گا۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے، اسے کسی کی ضرورت نہیں ہے، لوگوں کو غلطی لگ گئی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں شاید جیسے دنیا میں سفارش ہوتی ہے آخرت میں نبی ﷺ کی شفاعت بھی اسی طرح کی ہے۔ یہ کفار مکہ کو بھی غلطی لگی تھی ہمارے دوستوں کو بھی غلطی لگ گئی ہے۔

دنیا میں دو تین طرح کی سفارشیں ہوتی ہیں: بندہ کام کرنا چاہتا ہے لیکن ڈرتا ہے پکڑا جاؤں گا۔ کہتا ہے فلاں کو لے کر آؤ۔ کسی نے پوچھا تو کہہ دوں گا: فلاں نے کہا تھا۔ اس لیے کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی سے نہیں ڈرتا، اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ سفارش نہیں ہوتی۔

یا بندہ کام نہیں کرنا چاہتا لیکن کوئی اس سے بڑا آ جاتا ہے تو مجبور ہو کر کر دیتا ہے۔ جہان میں یہ بھی شفاعت ہے اللہ کے ہاں یہ بھی نہیں چلتی۔ اللہ کسی کے ہاتھوں مجبور نہیں ہوتا۔

ایک تیسری شفاعت ہوتی ہے ایک بندہ صاحب اختیار ہے جو چاہے سو کرے لیکن وہ اپنے دوست کو نوازنا چاہتا ہے، کہہ دیتا ہے کہ وہ کہے گا تو کروں گا۔ وہ کہہ دیتا ہے تو کر دیتا ہے۔ اللہ کے ہاں شفاعت چلتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ، باقی انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین یہ شفاعت کریں گے۔ اللہ کسی سے ڈرتا نہیں، کسی کے ہاتھ مجبور نہیں ہوتا، کسی کی محبت کے ہاتھوں مجبور نہیں ہوتا۔ کسی کا اس پر رعب نہیں چلتا۔ کسی کا اس پر دباؤ قطعاً نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ

❶ ۳/ آل عمرٰن: ۱۳۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی کوئی مجبوری نہیں۔ وہ اپنے انبیاء کو نوازنا چاہتا ہے اس لیے ان کی تکریم کے لیے اس نے کہہ دیا ہے یہ کہیں گے تو کروں گا ورنہ اس کو کسی کی ضرورت نہیں۔

تو بات ہو رہی تھی کہ دین سارے کا سارا نبی ﷺ کی سیرت سے لیا گیا ہے تو نظامِ معاشرت بھی سیرت طیبہ سے لیا گیا ہے۔

یہ معاشرت کیا ہوتی ہے؟ یہ مل جل کر رہنے سہنے کو کہتے ہیں۔ مل جل کر زندگی بسر کرنے کو کہتے ہیں۔ تمدن کا نام ہے، انسان مدنی الطبع ہے۔ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ خواہ کتنے ہی شاندار محل بنا کر انسان کو وہاں بند کر دیا جائے۔ انسان پھر بھی سمجھے گا کہ میں قیدی ہوں۔ کسی جھونپڑی میں بہن بھائیوں کے ساتھ بٹھا دو تو باغ باغ ہو جائے گا۔ جتنا مرضی شاندار محل بنا کر اکیلے انسانوں کو وہاں رکھ دو شام تک ادھ مونہہ ہو جائے گا اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ خیمے میں بھی ہوگا تو اس کی عید ہو جائے گی۔ وہ مدنی الطبع ہے، اکیلا رہ نہیں سکتا، بلکہ ہر ذی روح اور ہر جاندار مدنی الطبع ہے، کسی نہ کسی طریقے سے یہ باشعور ہے، باقی بے شعور ہیں۔ مرغی بھی اکیلی نہیں رہ سکتی۔ گدھا بھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ کتے بلے بھی اکیلے نہیں رہ سکتے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ وہ کسی نظام کو سمجھتے نہیں ہیں، کسی قاعدے قانون کے پابند نہیں ہیں۔ انسان نظام کو سمجھتا ہے۔ باشعور ہے، خیر و شر کو سمجھتا ہے اور انسان کی زندگی کا ایک انجام ہے اس زندگی کا اس کو شعور بھی ہے۔

اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ . [1]

دنیا ایک مردار ہے اس کے طلبگار کتے ہیں۔"

اس سے بہتر مثال کوئی ہو سکتی ہے؟ دس من کی بھینس مری پڑی ہوتی ہے۔ دس من کا گھوڑا مرا پڑا ہے، کتا اکیلا چکر لگا رہا ہے۔ اس کو شعور نہیں میں کیا کر رہا ہوں۔ میں نہیں کھا سکتا لیکن وہ باز نہیں آتا۔ جب بھی کوئی دوسرا کتا آتا ہے اس پر بھونکتا ہے۔ انسان کو ایسا

---

[1] اسد الغابہ: ۱/ ۷۹۵ اور امالی الشجریۃ ۱/ ۴۰۷ میں سے یہی الفاظ موقوفاً مروی ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہونا چاہیے۔ اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ ساری دنیا میں نے اکٹھی کرنی ہے کسی اور کو کچھ نہیں دینا تو اس کی طبیعت اس کتے سے ملتی ہے۔ یہ تو انسان ہے جہاں سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ جہاں سے اس کا آغاز ہوتا ہے یہ اپنی ماں کو دیکھے تو وہ کیا کرتی تھی۔ اپنے منہ سے جوٹھا نکال کر اس کے منہ میں ڈالتی تھی۔ (اللہ اکبر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے پاس ایک خاتون آئی۔ اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں تو میں نے اس کو (ایک روایت میں ہے) ایک کھجور دی (دوسری روایت جو کہ ابن ماجہ میں ہے):

فَأَعْطَيْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً. ❶

میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ دو کھجوریں اس نے اپنی بیٹیوں کو دے دیں، ایک کھجور ایک بیٹی کو دی اور دوسری کھجور دوسری بیٹی کو دی۔ بھوک سے بلک رہی تھیں۔ انہوں نے جلدی جلدی کھالیں۔ تیسری کھجور ماں نے خود کھانا چاہی ابھی منہ کے قریب لے کر گئی تو بیٹیوں نے اس کو جھپٹا۔ ان کی بھوک نہیں مٹ رہی تھی۔ ماں نے یہ کھجور بھی دو ٹکڑے کر کے بیٹیوں کو دی خود منہ میں کچھ نہیں ڈالا۔ (اللہ اکبر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ ممتا تو ان کی بھی تھی ان کو یہ بات بڑی عجیب لگی، بڑا منظر خوشگوار لگا۔ ماں کی ممتا اچھی لگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا کہ آج ایک خاتون آئی اس نے ایسا کیا کہ ایک کھجور تھی، وہ منہ میں ڈالنے لگی تو بچیاں دوڑیں تو اس نے تقسیم کر کے دونوں کو دے دی اور اپنے منہ میں کچھ نہیں ڈالا۔ (اللہ اکبر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کے ایک بہترین حصے کی بہترین تعلیم دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

---

❶ بخاری: ٥٩٩٥؛ مسلم: ٢٦٣٠؛ ابن ماجه: ٣٦٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ . ❶

جس شخص کو بیٹیاں دے کر دنیا میں آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، بوجھ نہ سمجھا، ان کو مصیبت نہ سمجھا، قیامت کے دن جہنم سے پردے کا سبب بن جائیں گی۔ جہنم کی آگ سے بچالیں گی۔ (اللہ اکبر)

کتنا آسان طریقہ ہے! وہی ذبح بھی کرے وہی دے ثواب الٹا۔ اپنی بیٹیوں کو سنبھالنا مشکل کام ہے۔

انسان کے دل میں اپنی اولاد کی کتنی محبت ہے! ان کو پالتا ہے اس کے نتیجے میں جنت ہے۔ اس سے بہتر نظامِ معاشرت کہاں سے ملے گا؟ اس سے بہتر طریقۂ معاشرت کہاں سے ملے گا؟ اتنا شاندار انجام کہاں سے ملے گا؟

بات دور نہ نکل جائے۔ پتا نہیں آپ کی محبت کی وجہ سے میں ادھر ادھر پھسل رہا ہوں بڑی مشکل سے واپس آتا ہوں۔

حسن معاشرت کے لیے اہم ترین کام

اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی پوری زندگی ہی اللہ کے فضل و کرم سے حسن معاشرت کی تعلیم ہے۔ لیکن آپ نے جو اصل معاشرے کی تشکیل دی وہ مدینہ منورہ میں آکر دی، جب اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تب معاشرہ تشکیل دیا۔ جو نمونہ کا معاشرہ ہے۔ اس میں سب سے اہم چار کام نبی ﷺ نے کیے۔ جو کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہیں۔ جو معاشرہ ان بنیادوں پر قائم ہوتا ہے وہ معاشرہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے جو آپ نے مدینہ میں آکر جس کا عکس دیا تھا۔ جو بھی اس سبق کو لے کر چلتا ہے وہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ ورنہ کبھی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔

---

❶ بخاری، الزكاة، اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة (١٤١٨)، مسلم، البر والصلة، فضل الإحسان إلى البنات (٢٦٢٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعمیر مسجد

نبی ﷺ نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ مدینہ منورہ میں مسجد تعمیر کی، اس لیے اگر کسی نے صالح معاشرہ قائم کرنا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کی ابتدا مسجد سے کرے۔ جو خاندان مسجد میں تشکیل پاتا ہے جو محبتیں مسجد سے جنم لیتی ہیں جو رشتے مسجد سے پیدا ہوتے ہیں جو تعلق مسجد سے پیدا ہوتا ہے وہ شاندار بھی ہوتا ہے، خالص بھی ہوتا ہے اور پائیدار بھی ہوتا ہے۔ ٹوٹنے والا نہیں ہوتا۔ اس لیے رشتہ کس بنیاد پر کھڑا ہوتا ہے؟ لا اله الا الله پر اور لا اله الا الله سے مضبوط رسّی کائنات میں کوئی نہیں۔

﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ ❶

(اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔)

یہ ایسا کلمہ ہے جو اہل ایمان کو دنیا کے اندر بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور قیامت کے دن بھی ثابت قدم رکھے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ . ❷

قبر پر کھڑے ہو کر میّت کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لیے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ .

اے اللہ! اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کی توفیق عطا فرما۔

اس سے مضبوط رسّی اور کوئی نہیں ہے اس سے مضبوط کلمہ اور کوئی نہیں، خون کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں علاقے کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، زمانے کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں،

---

❶ ١٤/ ابراهيم : ٢٧ .

❷ ابوداؤد، الجنائز، الاستغفار عند القبر للميت فى وقت الانصراف (٣٢٢١) .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زمین کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، برادریوں کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میدانِ حشر ہوگا۔ باپ بیٹے کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ ماں بیٹی کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔

﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝٣٤ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝٣٥ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ۝٣٦ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝٣٧ ﴾ ❶

(جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ (سے)۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ اس دن ان میں سے ہر شخص کی ایک ایسی حالت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا بنا دے گی۔)

باپ بیٹے سے بھاگ رہا ہوگا۔ ماں بیٹی سے بھاگ رہی ہوگی، بھائی بھائی سے بھاگ رہا ہوگا، کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں ہوگا لیکن کوئی تو ہوگا وہاں کسی کا پرسان حال؟ وہ کون ہوگا؟ آپ کا خیال ہوگا کہ نبی ﷺ اپنی امت کے بارے میں پوچھیں گے اس میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن اس سے بھی آگے اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝٦٧ ﴾ ❷

''سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقی لوگ۔''

میدانِ حشر میں سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے لیکن متقین لوگ وہاں بھی ایک دوسرے سے دوستیاں قائم رکھیں گے، دوستی تو وہ ہوئی جو قیامت کے دن میدانِ حشر میں بھی قائم رہے۔ اس سے بڑا رشتہ کہاں سے تلاش کرو گے؟ دنیا کا کوئی رشتہ ایسا مضبوط ہے؟ یہ تو قبر کے کنارے جا کر ٹوٹ جاتا ہے میّت گھر پڑی ہوتی ہے اس وقت ٹوٹ جاتا ہے اور ہمارے بھائی تو کہتے ہیں نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ مرنے کے بعد کندھا بھی نہیں دے سکتے۔ ❸ اتنا کمزور رشتہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے ہمارا نکاح مضبوط ہوتا ہے، اس

---

❶ ٨٠/ عبس: ٣٤-٣٧. ❷ ٤٣/ الزخرف: ٦٧.

❸ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ اسی وجہ سے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مرد اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل بھی نہیں دے سکتا۔ جبکہ یہ بات بھی غلط ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے کہ مسلمانوں کا ہوتا ہے کلمہ پڑھا کر تو نہیں کرتے دونوں کو مسلمان سمجھ کر کراتے ہیں۔ اس لیے مضبوط ہوتا ہے، تو یہ رشتہ سب سے مضبوط ہوتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے معاشرے کی ابتدا مسجد کی تعمیر سے کی۔ حسن معاشرت کے لیے مسجد کو مرکز قرار دیا جائے تو بہترین معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ آپ ﷺ نے آ کر قبا میں پڑاؤ ڈالا تو وہاں مسجد تعمیر کی۔ آگے چلے جمعہ پڑھا تو وہاں مسجد تعمیر ہوئی۔ آگے آئے تو مسجد نبوی۔ (اللہ اکبر) کس طریقہ سے بنائی۔ لا اله الا الله .

حیرت انگیز بات ہے، سب قبائل اونٹ کی مہار پکڑ رہے تھے اپنے اپنے گھر لے جانے کے لیے ہر کسی کا خیال تھا کہ نبی ﷺ ہمارے مہمان بنیں گے لیکن نبی ﷺ تو کوئی کام کرنے آئے تھے مہمان بننے تو نہیں آئے تھے۔ یہ تو اللہ نے میزبان بنا کر بھیجا ہے، دنیا میں بھی آپ ہمارے میزبان ہیں اور آخرت میں بھی ہمارے میزبان ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ (اللہ اکبر)

وہ تو کوئی انتہائی کمینہ آدمی کہہ سکتا ہے کہ نبی ﷺ میرے مہمان ہیں۔ میں ٹکٹ لے کر دوں گا تو پاکستان آئیں گے، وگرنہ نہیں آئیں گے۔ ہماری ہمت نہیں ہے، ہم نبی ﷺ کی گستاخی نہیں کر سکتے۔ (اللہ اکبر)

اپنے اپنے گھر لے جانے کے لیے لوگ (اونٹنی کی) مہار پکڑ رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

⇦⇦ فرمایا تھا: اگر آپ مجھ سے پہلے فوت ہو گئیں تو میں آپ کو غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، تمھاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور دفن (بھی خود) کروں گا۔ (دارمی: ۸۱؛ ابن ماجة، الجنائز، ما جاء فی غسل الرجل امرأته..... ۱٤٦٥ وسنده ضعيف) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ انہیں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔ (دارقطنی: ۱۸۳۳؛ بیهقی: ۳/ ۳۹٦ وسنده ضعيف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی اسماء بنت عمیس نے غسل دیا تھا۔ (موطا امام مالك، الجنائز: ٥١٩ وسنده منقطع) دیکھیے ہماری کتاب مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ص: ۹۷۔ نوٹ: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اگر مجھے پہلے وہ خیال آ جاتا جو بعد میں آیا ہے تو نبی ﷺ کو آپ کی ازواج ہی غسل دیتیں۔ (ابن ماجه: ۱٤٦٤ وسنده صحيح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ.

اونٹنی کی مہار چھوڑ دو۔

اس کی مہار کیوں چھوڑیں؟ اس لیے کہ یہ محمد ﷺ کی اونٹنی ہے، اس کے راستے اوپر ہیں اور جس کی اونٹنی کے پاس بھی وحی آتی ہے اس کے کیا کہنے دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ۔ اونٹنی کی مہار چھوڑ دو اس لیے کہ اس کو اوپر سے حکم مل چکا ہے۔ اس کو پتا ہے کہ میں نے اللہ کے حکم سے کیا کرنا ہے؟ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ اس کو چھوڑ دو، اسے حکم مل چکا ہے۔

فَلَمَّا انْتَهَتْ بِهِ النَّاقَةُ إِلٰى بَابِ أَبِيْ أَيُّوْبَ بَرَكَتْ عَلَى الْبَابِ. ❶

اونٹنی چل کر ایک مکان پر آ کر بیٹھ گئی۔ ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے پھر وہاں سے اٹھی، چکر لگایا، پھر وہاں آ کر بیٹھ گئی۔ یہ چکر کس لیے لگایا تھا؟ اور یہاں بیٹھ کس لیے گئی تھی؟ چکر اس لیے لگایا کہ یہاں اللہ کا گھر تعمیر ہوگا۔ بیٹھی وہاں جہاں اللہ کے نبی کا پڑاؤ ہوگا۔ (اللہ اکبر)۔

اللہ نے اپنے گھر کی نشاندہی بھی کردی اور اپنے حبیب کے گھر کی بھی نشاندہی کردی۔ میرا گھر یہاں بنے گا آپ کا گھر یہاں بنے گا۔

مسجد نبوی کی یہ نشاندہی اللہ کی طرف سے اونٹنی کے ذریعے کی گئی ہے۔ کیسی عظیم مسجد ہے۔ جس کا حدود اربعہ اللہ نے آسمانوں سے مقرر کیا ہے۔ دونوں مسجدیں اسی طرح ہیں، دوسری مسجد بھی اسی طرح کی ہیں:

﴿ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ ﴾ ❷

(اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ متعین کردی۔)

ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو نشاندہی کر کے دی۔

دنیا بھر کے گھروں کی نشاندہی پٹواری کرتے ہیں اور اپنے گھروں کی نشاندہی اللہ،

---

❶ دلائل النبوة للبيهقي: ٨٠٠؛ المعجم الاوسط: ٣٥٤٤ وسنده ضعيف.

❷ ٢٢/ الحج: ٢٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پٹواریوں کا خالق و مالک کرتا ہے۔ (اللہ اکبر) کتنا شاندار گھر ہوگا کس قدر پیارا ہوگا جس کی نشاندہی رب العزت نے خود کی۔

وہاں اللہ کے رسول نے مسجد تعمیر کی اور پھر تعمیر کرنے کا سلیقہ بھی دیا۔ معاشرے تو ایسے بنتے ہیں اگر کسی نے بنانے ہوں۔ ہماری توجہ کہاں اس طرف جاتی ہے ہم تو اپنے مطلب کی بات سنتے ہیں، دوسری بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ (اللہ اکبر) یتیم بچوں کی جگہ تھی ان کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ کتنے کی دو گے؟ انہوں نے کہا اللہ کے نبی آپ ہی کا ہے سارا کچھ، کوئی پیسہ نہیں لیں گے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مہاجر ہیں، لمبی مسافت طے کر کے آئے ہیں، کیا ہوگا؟ پہلے ہی پلّے کیا تھا؟ رکھتے ہی کیا تھے پلّے؟ وہ دے رہے ہیں مگر یہ لے نہیں رہے ❶ اور ہمیں تین مرلے کی مسجد بنانی ہو تو بغلی باندھ لیتے ہیں، پورے پاکستان کا چکر لگاتے ہیں چندے اکٹھے کرتے ہیں، یہاں دیا جا رہا ہے مگر نبی ﷺ لے نہیں رہے تو اسی طرح کے معاشرے بنیں گے جس طرح کی بنیاد رکھیں گے۔ کیسی عظیم الشان مسجد ہے۔ کیسی عظیم الشان اس کی تأسیس ہے پھر آسمان سے وحی نہ آئے تو کیا ہو۔ (اللہ اکبر)

﴿ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ﴾ ❷

''البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔''

اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کی گواہی دی ہے کہ اس کی بنیادیں تقویٰ پر رکھی گئی ہیں۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت مسجدِ قباء کے بارے میں ہے مگر زیادہ تر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت مسجدِ نبوی کے بارے میں ہے، اگر دونوں کے بارے میں سمجھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اُس کی بنیاد بھی امام الانبیاء نے رکھی تھی۔ اِس کی بھی امام الانبیاء نے رکھی تھی، تو جس مسجد کی بنیاد نبی علیہ السلام اپنے ہاتھ سے رکھ دیں وہ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى ہو جاتی ہے۔ جس مسجد کی بنیاد اللہ کے نبی کا کوئی مخلص امتی رکھ دے اس کی بنیاد

❶ بخاری: ٤٢٨. ❷ ٩/ التوبة: ١٠٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى ہوجاتی ہے۔ اس میں خیر و برکت ہی ہے، یہ دیکھنے میں مسجد تھی۔ مسجد کیا تھی جھونپڑا تھا۔ نبی ﷺ سجدہ کرتے، بارش ہوجاتی تو کیچڑ سے پیشانی مبارک خاک آلود ہوجاتی، پیشانی پر کیچڑ لگ جاتا تھا۔ اس طرح کی مسجد تھی، چھپر تھا چھپر!! لیکن اس چھپر میں ہوتا کیا تھا؟ یہاں شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے تھے، یہاں کتاب اللہ نازل ہوتی تھی، یہاں کتاب اللہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ مرکز اسلام تھا۔ یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عدالت تھی، یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی فوجی چھاؤنی تھی۔ سب کچھ یہیں ہوتا تھا یہ کائنات کی اس وقت سب سے عظیم الشان یونیورسٹی تھی۔ یہاں سے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان، علی، ابوعبیدہ بن جراح، طلحہ بن عبید اللہ، سعید بن زید، عبد الرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہم) یہ لوگ وہاں سے فارغ ہوئے اور سعد بن ابی وقاص جیسے لوگ۔ یہ عظیم الشان مقام تھا۔ اتنا عظیم الشان مقام اور مرکزیت اللہ کے نبی نے مسجد کو دی تھی تو اگر کسی نے حسنِ معاشرہ. اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھنی ہے (تو مسجد کو یہ مقام دینا ہوگا) کام تو یہ حکومت وقت کا ہے لیکن کوئی شخص یہ کہہ کر بہانے بنا کر جان نہیں چھڑا سکتا کہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہے۔ اس لیے ہم کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر جو فرائض اسلامی حکومت کے بیان کیے ہیں وہی عام مومنوں کے بیان کیے ہیں:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ [1]

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

---

[1] ٢٢/ الحج: ٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ ❶

''مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔''

ان کے فرائض بھی زیادہ بیان کیے۔ ان کے ساتھ وعدے بھی زیادہ بیان کیے۔ یہی ہے نہ ﴿ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ ﴾۔ اگر اہل ایمان بغیر حکومت کے یہ کام کریں گے تو اللہ کی طرف سے ان پر رحمتیں نازل ہوں گی۔ اس لیے یہ بہانہ بھی نہیں بن سکتا جو بھی کوئی مسجد کی کمیٹی ہے جو بھی مسجد کے ممبران ہیں مسجد میں تین چار پارٹیاں ہوتی ہیں، ایک کمیٹی ہوتی ہے، ایک امام ہوتا ہے۔ ایک خطیب ہوتا ہے، ایک مسجد کا خادم ہوتا ہے، ایک مؤذن ہوتا ہے۔ ایک مسجد کے نمازی ہوتے ہیں۔ یہ سارے خاندان کے افراد ہیں۔ جیسے ایک گھر میں کئی افراد ہوتے ہیں، باپ ہوتا ہے، ماں ہوتی ہے، بیٹے ہوتے ہیں، بیٹیاں ہوتی ہیں۔ بہوویں اور داماد ہوتے ہیں۔ ان سے مل کر ایک خاندان بنتا ہے، یہ فریق نہیں ہیں رفیق ہیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد رفاقت پر ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرہ قائم ہو تو میاں بیوی کو فریقین نہیں سمجھا جاتا، رفیقین سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر غیر اسلامی معاشرہ ہو تو یہ فریقین ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں وہ بھی تیار ہو کر اس کو زیر کرنے کے لیے آتی ہے۔ وہ بھی تیار ہو کر اس کو دبانے کے لیے آتا ہے اور اگر اسلامی معاشرہ ہو تو وہ محبت کی سوغات لے کر آتی ہے اور وہ بھی محبت کی سوغات لے کر آتا ہے۔ دل میں کدورت اور نفرت لے کر کسی سے ملنا۔ اس کی ایسی کی تیسی، یہ زندگی بھر میرے سامنے آنکھ اٹھا جائے! یہ اسلامی طریقہ نہیں، تعلق کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ہر ملنے والے کو ایمان دار اور مخلص اور

❶ ۹/ التوبة: ۷۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگار سمجھو۔ کوئی غلطی سامنے آجائے تو اتنا ہی غلط سمجھو۔ باقی پھر بھی ٹھیک سمجھو۔ کسی کو چوری کرتے دیکھو تو over all فیصلہ نہ دے دے کہ یہ گندہ ہوگیا ہے۔ بس یہ سوچ لو کہ اسے چوری کی عادت ہے۔ ہوسکتا ہے باقی سارا ٹھیک ہو، کسی ایک عیب کی وجہ سے بندہ سارا گندہ تو نہیں ہوجاتا، کسی کی ایک ٹانگ کٹ جائے تو کیا اس کو دفنا دیتے ہیں۔ انسان میں عیب تو ہوں گے، کسی کا ایک بازو کٹ جائے تو اس کو کوڑے میں پھینک دیں گے؟ گناہوں کی تو لائنیں لگی ہوں، ایک گناہ کی وجہ سے بندے کو کیوں دھکا دیتے ہو۔ اسے معاف کردو۔ میں کہتا ہوں اسلامی معاشرے کی بنیادیں اس بات پر ہیں کہ انسان معاف کرنے کا طریقہ سیکھے۔ دنیا میں کامیابی کا تناسب معافی پر مبنی ہے جو جتنا زیادہ معاف کرتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ کائنات میں سب سے زیادہ معافیاں اللہ رب العزت نے دی ہیں۔ اس سے بڑھ کر کامیاب حکمران کوئی ہے؟ جو جتنا زیادہ معاف کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ کامیاب ہوگا اور جو جتنا ہی کم معاف کرے گا اتنا ہی ناکام ہوگا۔ سیاست ہو، معیشت ہو، معاشرت ہو، دین ہو، مذہب ہو، مسجد ہو، گھر ہو، بہترین اور کامیاب باپ وہ ہوتا ہے، گھر کے اندر جو اولاد کو معاف کردے۔ کر، کی اولاد ذہین ہوتی ہے، مہربان ہوتی ہے، فرمانبردار ہوتی ہے۔ ادب کرنے والی ہوتی ہے، زندگی بھر احسان مند ہوتی ہے۔

جب تک ڈنڈا چلتا ہو چلاتا رہے جب پتا چلے آگے سے مار پڑے گی تب معاف کرنا شروع کردے تو یہ ناکام ترین آدمی ہے اور کئی ایسے بے وقوف بھی ہوتے ہیں بستر مرگ پر بیٹھے ہوئے بھی اولاد کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ ان سے بدترین زندگی کس کی ہوگی۔ تو کامیابی معافی پر ہے، کسی سے غلطی ہوجائے تو اس کو اتنا ہی غلط سمجھو باقی غلط نہ سمجھو۔ دوسری غلطی ہوئی تو تھوڑا سا اور غلط ہوگیا۔ پھر تھوڑا سا اور غلط ہوگیا۔ جیسے بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ احباب کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں آتی حالانکہ قرآن نے یہ بات سمجھائی بھی ہے:

﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ﴾ ❶

---

❶ ٦٥/ الطلاق: ١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(نہ تم انھیں ان کے گھروں سے نکالو۔)

قرآن نے کہا ہے انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو۔ ان کو طلاق دینے کے بعد بھی 'ان کے ہی گھر میں' کہا ہے۔ تین مہینے دورانیہ ہے، پہلی طلاق دے دی ہے تو یہ تیسرا حصہ بیوی نہیں رہی باقی باقی دو حصے بیوی ہے۔ دوسری طلاق دے دی تو یہ دو حصے بیوی نہیں رہی، ایک حصہ پھر بھی بیوی ہے، رجوع کا حق ہے، اسی لیے فرمایا: ﴿بُعُوْلَتِهِنَّ﴾ ''ان کے خاوند'' کہا، ﴿مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ﴾ کہا۔ ''ان کے گھر'' کہا۔ ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو۔ تو بندے سے اگر غلطی ہو جائے تو اس کو اتنا ہی غلط سمجھو جتنی اس سے غلطی ہوئی ہے، ایک غلطی کی وجہ سے سارا نہ چھوڑ دو۔ تو کامیابی کی جان ہی ''معاف کرنا'' ہے۔ (اللہ اکبر)

آیئے! دیکھیں اسلامی معاشرہ کیا سکھاتا ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر ایک غلام پلتا تھا، مہاجر تھا، نیک تھا، متقی تھا، پرہیزگار تھا، اس کا نام مسطح تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ انہی کے ہاں رہتا تھا، انہی کے گھر کھاتا پیتا تھا، وہیں سے پہنتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگ گئی۔ آپ سب جانتے ہیں تفصیل میں جانے کی گنجائش نہیں، اور ورغلانے کی وجہ سے مسطح بھی اس میں شامل ہو گیا۔ اور بھی کئی لوگوں سے غلطی ہوئی۔ بڑے بڑے صالح لوگوں سے غلطی ہوئی۔ انسان سارے ایک طرح کے تو نہیں ہوتے۔ بس ایک خوش قسمت تھا جس سے اس کی بیوی نے کہا آپ نے سنا ہے عائشہ نے کیا کیا؟ اس نے کہا: تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا میں ایسی کیسے ہو سکتی ہوں؟ فرمایا: اگر تم ایسی نہیں ہو سکتی تو نبی کی بیوی ایسی کیسے ہو سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت اتاری تو اس کی شان میں بھی آیت اتار دی۔ ان کو چاہیے کہ جیسے اپنے آپ کو پاک دامن سمجھتے ہیں ویسے ہی نبی کو اور ان کی بیویوں کو بھی پاک دامن سمجھیں۔ (اللہ اکبر)

کیا بات ہے! تو ان میں مسطح بھی شریک ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ تو آنا ہی تھا آخر بیٹی ہے اور بیٹی بھی ایسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہے۔ ان پر تہمت لگانے میں شریک ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھالی کہ آج کے بعد مسطح کو ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا۔ ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا۔ (اللہ اکبر)۔ جب آسمان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت اتری۔ اٹھارہ آیتیں آئیں تو ان میں ایک آیت یہ بھی آئی:

﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ ﴾ ❶

''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو (راہ اللہ) دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیے بلکہ معاف کردینا اور درگزر کرلینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرمادے۔''

اللہ فرماتے ہیں تم میں سے جن کو ہم نے چار پیسے دے رکھے ہیں وہ قسمیں نہ کھاتے پھریں کہ آج کے بعد ہم فقیروں، مسکینوں، یتیموں اور مہاجروں پر کوئی پیسہ خرچ نہیں کریں گے۔ ﴿ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ﴾ انہیں چاہیے کہ معاف کردیں۔ (اللہ اکبر)۔ لفظ بھی ایسے استعمال کیے کہ بندہ حیران ہوجاتا ہے۔ ﴿ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ﴾ عفو اور صفح دو لفظ ہیں، عفو ہوتا ہے معاف کرنا، صفح ہوتا ہے ایسا رویہ اختیار کرنا کہ بندہ سمجھے میں نے کچھ کیا ہی نہیں، بالکل ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، ایسا رویہ اختیار کرنے کو ﴿ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴾ کہتے ہیں اور ﴿ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ﴾ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں معاف کردے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کندھے پر چادر رکھی، دوڑے دوڑے آئے اور زبان پر یہ الفاظ تھے:

أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي . ❷

میں پسند کرتا ہوں کہ میرا اللہ مجھے معاف کردے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا اللہ مجھے

---

❶ ٢٤/ النور: ٢٢ .

❷ بخاری، التفسیر، سورة النور (٤٧٥٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معاف کردے، میں نے بھی مسطح کو معاف کردیا ہے۔ ایک آیت سن کر معاف کردیا ہم تو زندگی بھر کسی کی جان نہیں چھوڑتے، اگر کسی کی غلطی دیکھ لیں تو زندگی بھر جان نہیں چھوڑتے بلکہ ہمارا بہترین موضوع ہی یہ ہے کہ کسی کا کوئی عیب مل جائے تو ۲۰، ۲۵ دن روٹی ہضم کرنے کے لیے بہترین مواد مل جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس نے توبہ کرلی ہو اور ہم بیوقوفیاں کرتے پھر رہے ہیں۔ کون بڑا مجرم ہوگا؟ وہ بڑا مجرم ہوگا یا اس کو بیان کرنے والے بڑے مجرم ہوں گے؟ ﴿ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ معاف کرنے کا جذبہ اصل چیز ہے۔ کسی سے جتنی غلطی ہوئی ہے اسے اتنا ہی غلط سمجھے باقی کو ٹھیک سمجھے۔ میں کہتا ہوں ساری غلطیاں اکٹھی ہوجائیں ایک خوبی ہو تو اس کا بھی اعتراف کرلے اس کے لیے تمہارے پاس سند قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت اور آپ کی سیرت ہے۔ اتنا بڑا حوصلہ کہاں سے لاؤ گے:

﴿ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ ❶

''یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور ایمان والوں سے سب سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس لیے کہ ان میں دانشمند اور گوشہ نشین ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔''

فرمایا: تمھارے سب سے زیادہ قریب نصاریٰ ہیں جو کہتے ہیں ہم عیسیٰ کی امت ہیں یہ سب سے زیادہ تمھارے قریب ہیں۔

یہ کس لیے اس لیے کہ ان کے اندر قسیسین ہیں اور علماء ہیں ﴿ وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ اور ان کے اندر ایک خوبی یہ ہے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

قرآن نے اپنے دشمن عیسائیوں کی خوبی کا اعتراف کیا، اس سے اور کیا بہتر ہوگا کہ کسی

❶ ٥/ المائدة. ٨٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی خوبی کا انکار نہیں:

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ ❶

''کسی قوم کی دشمنی تمھیں خلافِ عدل پر آمادہ نہ کرے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔''

اس لیے صالح لوگ تو دشمنوں کو بھی معاف کردیتے ہیں۔ یہ مقام ہمیں کیسے میسر ہوگا کہ ہم تو دوستوں کو بھی معاف کرنے پر تیار نہیں۔ اس لیے جتنی غلطی نظر آئے اتنا اس کو غلط سمجھے۔ باقی ٹھیک سمجھے۔ معاشرہ بہترین چلے گا۔ غلطیوں کی بنیاد پر چلیں گے تو معاشرہ کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتا اور بالکل اس کا الٹ کفار کا معاشرہ ہے ہر ایک کو بے ایمان سمجھو جو اس کی خوبی سامنے آتی جائے تو ٹھیک ہوتا جائے ورنہ اصطلاح یہ ہے کہ اس سے بدظنی رکھو کہ یہ بندہ بے ایمان ہے، قرآن اس کی اجازت نہیں دیتا۔

﴿اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ ❷

''یقیناً بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''

بدگمانی ناجائز ہے۔

آپ حیران ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مگر ہمارے حبیب کے تو کیا ہی کہنے۔ ❸

رَأَى عِيْسٰى رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ. ❹

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا، اپنی آنکھوں سے دیکھا، وہ چوری کر رہا ہے

---

❶ ٥/ المائدة. ٨. ❷ ٤٩/ الحجرٰت: ١٢.

❸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ (ش ح)

❹ بخاری، احادیث الأنبیاء، باب واذکر فی الکتاب مریم (٣٤٤٤)۔ مسلم، الفضائل، فضائل عیسی علیه السلام (٢٣٦٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمانے لگے تو نے چوری کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے چوری نہیں کی۔ فرمایا: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تجھے چوری کرتے ہوئے۔ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے چوری نہیں کی۔ اللہ کے نام کی قدر کرتے ہوئے فرمانے لگے: میں اپنی آنکھوں کو جھوٹا کہتا ہوں۔ واقعی تو نے چوری نہیں کی۔

قسم جو کھالی اب یہ نہیں بول سکتا۔

ہم میں حسن اخلاق آجائے، بات کرنے کا سلیقہ آجائے تو کیا معاشرے کے اندر خرابی آئے گی؟ ہر بات منفی، ہر بات الٹی۔ ہر بات الٹی ہی سوچنا ہو تو کام کیسے سیدھا ہوگا؟ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آکر جو معاشرہ قائم کیا اس کی بنیاد مسجد تھی۔ اس کا مرکز مسجد تھا۔ پہلا کام یہ کیا (تو بات یہیں سے چل پڑی ہے) جب تک امتِ اسلامیہ کا مرکز مسجد رہا امت خیر و برکت سے رہی۔ مدرسے بھی یہیں ہوتے تھے، سارے کام یہیں ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد تھوڑا سا فاصلہ آ گیا، مسجدیں صرف عبادت کے لیے رہ گئیں۔ پھر اور فاصلہ آ گیا مسجد کہیں موجود ہیں کہیں نہیں ہیں۔ اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد اور فاصلہ آ گیا کہ کسی ہال کے اندر پروگرام ہو تو لوگ بڑے آرام سے چلے جاتے ہیں اور اگر مسجد میں ہو تو لوگ نہیں جاتے، اس لیے پروگرام شادی ہال میں رکھتے ہیں جس میں سارے آجاتے ہیں۔ بھلائی کا کام اور مقصد تو یہ ہے کہ لوگوں کو مسجد میں لانا ہے۔ یہی تو کام ہے آدھا کام تو ہو گیا، لیکن انسان کتنا بے وقوف ہے کہ اس کے مقام کو نہیں سمجھتا۔ کہتا تو اس کو ''اللہ کا گھر'' ہے مگر اس سے وہ کام نہیں سمجھتا، اس کے مقام کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سمجھا، ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے سمجھا۔ صحابہ کرام نے سمجھا جب تک یہاں مرکزیت قائم رہی معاشرہ باخیر رہا۔ اگر کسی نے صحیح معاشرہ قائم کرنا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کی بنیاد دوبارہ مسجد سے رکھے جو معاشرہ یہاں سے نکلے گا وہ معاشرہ کامیاب و کامران ہوگا۔ ❶

❶ مسجد کے مختلف استعمالات کی تفصیل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب ''فتاویٰ افکارِ اسلامی'' اور ''مساجد کی آبادکاری''۔ (ش ح)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) نظام مؤاخات

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو دوسرا کام کیا وہ نظام مؤاخات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی، جو کام ہم سالوں میں کرتے ہیں آپ گھنٹوں میں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ مسئلہ جو ہم سے ۶۵ سال سے حل نہیں ہوا۔ ❶ ۶۵ دنوں میں حل کر دیا وہ مہاجرین و انصار کا مسئلہ تھا۔ آپ کے سامنے ابھی تک جنگ جاری ہے، لڑائیاں ہو رہی ہے بندے مارے جا رہے ہیں۔ کتنی مدت ہوگئی ہے ہم نے ہندوستان دیکھا نہیں ہے ہمارے بچوں نے ہندوستان کا نام بھی اچھی طرح نہیں سنا مگر وہی پناہ گزینوں اور مقامیوں میں فرق ہے، وہ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں یہ اُن کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے مدینہ میں آ کر جس معاشرے کی بنیاد رکھی اس میں خونی رشتے ختم ہو گئے، مہاجر اور انصار کا رشتہ قائم ہو گیا اور اتنی محبت کا رشتہ تھا۔ پینتالیس مہاجر، پینتالیس انصار ۹۰ آدمیوں کے درمیان نبی ﷺ نے رشتہ قائم کیا۔ اس کی تفصیلات آپ سن چکے ہیں، اس کی تفصیلات کے لیے بہت وقت چاہیے کہ کس کس کی کس کس کے ساتھ اخوت قائم کی گئی اور انھوں نے کیا کیا سلوک کیا۔ بس اتنا کافی ہے قرآن مجید پڑھ لیجیے:

﴿ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ ❷

''اور ان کے لیے جنھوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی دغدغہ نہیں

---

❶ حافظ صاحب رحمہ اللہ کا یہ محاضرہ ۲۰۱۲ء کا ہے۔ ۲۰۱۲ء میں پاکستان کے معرضِ وجود میں آئے ہوئے تقریباً ۶۵ سال ہو گئے تھے۔ (ش ح)

❷ ۵۹/ الحشر: ۹.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتے بلکہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو اور جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہ کامیاب اور بامراد ہیں۔"

دو پارٹیاں ہیں، ایک جگہ مہیا کرنے والے ایک آنے والے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو گھر مہیا کرنے والے ہیں ﴿يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ﴾ اللہ نے گواہی دی کہ مہاجرین سے محبت کرتے ہیں ﴿وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً﴾ ان کے سینوں میں ان کو دیکھ کر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں آتی اور آپ کو پتا ہے ہمارے سینے کتنے وسیع ہیں۔ پتا بھی ہے کہ کاروبار مارکیٹ میں ہی چلتا ہے دکان مارکیٹ میں ہی چلتی ہے، اکیلی دکان کو کون پوچھتا ہے لیکن جب بھی کوئی دکان مارکیٹ میں کھلتی ہے (پہلے سے موجود دکانداروں کی) جان نکل جاتی ہے، یہ کہاں سے آ گیا، اسے بھگانے کی پوری کوشش کرتے ہیں، استقبال کرنے کے بجائے بھگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ دکانیں مارکیٹوں میں ہی چلتی ہیں۔ استقبال کرنا چاہیے، خوشی محسوس کرنی چاہیے، آپ کا کاروبار اور چمک اٹھے گا۔ لیکن پوری کوشش کرتے ہیں کہ کہیں دفع ہو جائے، اگر نہ نکلے تو پھر اللہ مالک! یہ اللہ گواہی دے رہا ہے ﴿يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ﴾ جو لوگ ان کے پاس ہجرت کر کے آئے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا﴾ ان کو جو ملا ہے اس کے لیے دل کے اندر کوئی کینہ، کوئی بغض، کوئی حسد نام کی کوئی شے نہیں ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ یہ تو انتہا ہے فرمایا اپنی ضرورتوں کو پیچھے کر دیتے ہیں اُن کی ضرورتوں کو آگے کر دیتے ہیں۔ اپنی ضرورتوں کی پروا نہیں کرتے ان کی ضرورتوں کی پروا کرتے ہیں۔ ﴿وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ بھوکے ہی کیوں نہ ہوں پھر بھی مہاجروں کو کھلاتے ہیں۔

نبی ﷺ کی عظمت تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے آپ کی سیرت کا امتیاز یہ تھا ایک کام بھی نبی ﷺ کی زندگی میں ایسا نہیں جو کہا ہو لیکن کر کے نہ دکھایا ہو۔ جو کہتے تھے وہ کر کے دکھاتے تھے۔ اسی لیے معاشرہ کامیاب تھا اور ہم اسی لیے ناکام ہیں۔ ﴿يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ﴾ کرتے کچھ اور ہیں کہتے کچھ اور۔ اللہ کہتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ ❶

(اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے۔)

اللہ اسے نہایت ہی ناپسند کرتے ہیں کہو کچھ اور کرو کچھ اور۔ حضرت محمد ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ نظام مواخات پیدا کیا ہے، اس سے پہلے اس کا تجربہ مکہ میں بھی کر چکے تھے۔ اس کے بھی دلائل ملتے ہیں۔ اگرچہ ان میں تھوڑا بہت کلام ہے۔ یہ مواخات کا رشتہ سب سے پہلے نبی ﷺ نے مکہ میں بھی قائم کیا تھا۔ یہ دو قومی نظریہ تھا، آج کے بعد دو قومیں بن گئی ہیں۔ ایک کافر ہے اور ایک مسلمان ہے۔ مسلمان الگ قوم ہے، اسلام کے رشتے میں پروئے جائیں گے، اس کو آگے ترقی دے کر مدینے میں نظام مواخات قائم کیا ہے جبکہ ابھی گنتی کے دن گزرے تھے۔ (اللہ اکبر)

آپ حیران ہوں گے۔ کتنے خلفاء ہیں نبی کائنات ﷺ کے؟ چار: ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم سقیفہ بنی ساعدہ میں نبی ﷺ کے فوراً بعد انصار کو تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی کہ شاید خلافت پر ہمارا حق ہے۔ حکومت ہمارے پاس آنی چاہیے۔ ابوبکر صدیق تشریف لائے، راویوں کا بیان ہے، صحابہ کا بیان ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جہاں نئے خلیفہ کے انتخاب کے لیے اجتماع ہو رہا تھا۔ وہاں ابوبکر صدیق نے تقریر کی۔ کتاب اللہ اور سنت رسول میں جو بھی لفظ انصار کی شان میں آیا تھا۔ ابوبکر نے سارا بیان کر دیا۔ سب سے بڑے عالم تھے، ایک تقریر کی، صرف ایک تقریر، ایک تقریر کا نتیجہ یہ نکلا۔ حالانکہ ابوبکر بھی مہاجر ہیں اور خلیفہ رسول ہیں۔ انصار نے دوڑ دوڑ کر ایک دوسرے کے اوپر سے گزر کر بیعت کی۔ ❷

کتنے صاف دل لوگ ہیں۔ حضرت عمر فاروق کا دور خلافت آیا۔ ابوبکر دنیا سے تشریف لے گئے۔ انصار نے مسئلہ کھڑا کیا؟ یہ مہاجر کہاں سے آ گئے۔ مسئلہ کھڑا نہیں کیا ابوبکر صدیق کی تقریر کا اثر قائم ہے، حضرت عمر تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان تشریف لے آئے۔ انصار

❶ ٦١/ الصف: ٣. ❷ بخاری: ٣٦٦٨؛ ٦٨٣٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور مہاجرین کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوا۔ یہ نظامِ مواخات کا نتیجہ تھا، کیسا بہترین معاشرہ ہے جس میں حکومت تشکیل دینے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی۔ چھوٹے چھوٹے مسائل میں کیا مشکل پیش آئے گی؟ کبھی انصار اور مہاجرین کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف جو سازش برپا ہوئی اس میں بھی انصار کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ یہ سازشی منافقین تھے، باہر سے آنے والے لوگ تھے۔ شرارتی لوگ تھے۔ لیکن انصار کا کوئی آدمی اس میں ملوث نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بیٹھ کر ایک بار مسئلہ حل کیا پھر وہ مسئلہ زندگی میں بھی کھڑا نہیں ہوا۔ یہ نظام مواخات ہے، انسان کو یہ احساس ہو جائے یہ شعور ہو جائے کہ افریقہ کے کسی دور کے عام ملک کے اندر ایک کالا جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے وہ مجھے اس سگے بھائی سے زیادہ عزیز ہے جو لا الہ الا اللہ نہیں پڑھتا۔ یہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد ہے اور یہ تکبر ختم کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ کینہ ختم کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ حسد ختم کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ معاف کرنے کے جذبے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ جود و سخا کے جذبے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ دل کی صفائی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک دل صاف نہیں ہوں گے کامیابی نہیں ہو گی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی تھی:

يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ . ❶

اے بیٹے! اگر ہو سکے صبح کو بھی دل صاف کیا کرو اور شام کو بھی دل صاف کیا کرو۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے میں رات کو بھی دل صاف کر کے سوتا ہوں اور صبح اٹھ کے بھی دل صاف کرتا ہوں۔ میرے دل کے اندر کسی کے بارے میں کوئی کدورت نہیں ہے کوئی بغض نہیں ہے۔ کوئی کینہ نہیں ہے، کوئی غصہ نہیں ہے۔ کسی سے انتقام لینے کا کوئی جذبہ نہیں ہے۔ اور ہم تو کسی سے رشتہ مانگ لیں اور وہ نہ دے تو مرتے مر جائیں گے بغض کی گرہ نہیں

❶ ترمذی، العلم، ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع (٢٦٧٨) وسنده ضعيف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نکالیں گے۔ ایک بیٹی ہے پچاس آدمی رشتہ مانگنے آئیں گے کسی ایک کو ہی دینا ہے وہ کس کس کو دے؟ دشمنی پکی ہوگئی۔ کسی کو دیا مگر اس نے نہیں لیا تو بھی دشمنی پکی ہوگئی۔ دکان تقسیم کرنا پڑی پانچ روپیہ کا جھگڑا ہوا زندگی بھر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہوتا۔

میں کہتا ہوں کہ مسجد میں ایک اذان دینے والے کو ہٹا کر دوسرے کو لگادیں تو ان کا بغض ساری زندگی ختم نہیں ہوتا۔ حالانکہ ثواب کے لیے اذان کہنی ہے، تو یہ اسلامی معاشرہ ہے؟ بھائی یہ اسلام کے معاشرتی نظام کا کوئی حصہ ہے؟ ہم کس طریقہ سے اس کا حصہ بنیں گے جب تک نبی ﷺ کی سیرت کو سامنے نہیں رکھتے۔ دل کی صفائی نہیں کریں گے، ہاتھ پاؤں کی صفائی نہیں کریں گے۔ مزاج کی صفائی نہیں کریں گے۔

(۳) نظامِ تعلیم

تیسرا کام حضرت محمد ﷺ نے جو کیا وہ تعلیم کا نظام تھا۔ جس کا آپ نے نظام مواخات کے ذریعے آخری مسئلہ حل کیا اور کبھی وہ دوبارہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ مسجد کو جو مقام عطا کیا وہ کبھی کم نہیں ہوا اور تیسرا مسئلہ تعلیم کا حل کیا۔ پوری انسانی تاریخ کے اندر محمد رسول اللہ ﷺ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مفت تعلیم کا نظریہ متعارف کروایا اور فیسوں کے بغیر ہاسٹل کا نظام دیا۔ روٹی بھی ملے گی، پانی بھی ملے گا، رہائش بھی ملے گی، تعلیم بھی ملے گی۔ (اللہ اکبر)

ہم کہاں ہیں اور نبی ﷺ کہاں؟ لیکن اللہ رب العزت کا یہ کرم ہے کہ نبی ﷺ کی سنت آج بھی زندہ ہے، آج ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم سادہ پانی بھی کوئی کسی کو نہیں دیتا۔ دیا سلائی بھی کوئی کسی کو نہیں دیتا۔ لیکن دین پڑھنے والے، دین پڑھانے والے، دین سمجھنے والے، دین سمجھانے والے، آج بھی بڑے بڑے مدارس بنا کے بیٹھے ہیں۔ سینکڑوں بچے پڑھتے ہیں۔ کوئی فیس نہیں ہے۔ کوئی پیسہ نہیں ہے۔ مفت تعلیم مل رہی ہے۔ مفت کتابیں مل رہی ہیں، مفت رہائش مل رہی ہے۔ مفت کھانا مل رہا ہے۔ اللہ رب العزت کا یہ فضل ہے کہ دین قیامت تک ایسے ہی نشر ہوتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

یہ مفت نظامِ تعلیم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور نبی کائنات ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نزدیک ان کا کیا مقام تھا جو تھڑے (چبوترے) پر بیٹھے ہوتے تھے۔ ابتدا میں اس کو صفۃ المہاجرین کہتے تھے۔ مہاجرین کا تھڑا، جن کا کوئی گھر نہیں تھا وہ یہاں بیٹھے رہتے تھے، کوئی چیز مل جاتی تو کھا لیتے نہ ملتی تو بھوکے ہی سو جاتے اور پھر اسے وہ مقام میسر آ گیا کہ آپ حیران ہوں گے۔ بعض انصار جن کے مدینے کے اندر گھر موجود تھے ان کی عظمت دیکھ کر، ان کا مقام دیکھ کر اپنے گھر چھوڑ کر اس تھڑے پر آ کر سکون اختیار کرتے۔ قربت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ ان کو اپنا فیملی ممبر سمجھتے تھے۔ فقیری کی حالت میں علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے کچھ مانگنے آئیں، (اللہ اکبر)۔ آپ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَآ أُعْطِيْكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ . ❶

نہیں اللہ کی قسم! میں تمہیں دے دوں اور صفہ والوں کو چھوڑ دوں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے! وہ مجھے زیادہ عزیز ہیں۔ تمہارے مقابلے میں ان کا مجھ پر بڑا حق ہے۔ پہلے ان کو دوں گا تمہاری باری بعد میں آئے گی۔ لوگ آتے تھے، باہر سے وفود آتے تھے۔ مہینہ مہینہ ٹھہرتے، دو دو مہینے ٹھہرتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ زندگی بھر ٹھہرے رہے۔ وہیں پڑھنے آئے تھے۔ کچھ بھی پاس نہیں تھا اللہ نے بہت کچھ دے دیا ہے۔ (اللہ اکبر) اور پھر کمال یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آیا پڑھنے کے لیے آنے والے طالب علم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینے کے گورنر تھے۔ کیسے لوگ ہوں گے جنھوں نے ان کی گورنری قبول کر لی ہوگی۔ (اللہ اکبر)۔ لیکن اللہ کا دین اتنا اونچا ہے کہ کوئی جانتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینے کے گورنر رہے ہیں۔ ❷

ورنہ گورنر مدینہ کا کتنا اونچا عہدہ ہے لیکن یہ عہدہ بہت چھوٹا ہے اس کے مقابلے میں کہ کوئی کہے کہ قال قال رسول اللہ ﷺ۔

ابو ہریرہ کی گورنری زیادہ مشہور ہے اور وہ اتنے شاندار حکمران تھے۔

---

❶ طبقات الكبرى (٨/ ٢٥)۔ البداية والنهاية (١٦/ ٣٣٣)۔ الإصابة فى تمييز الصحابة (٨/ ٥٨).

❷ سير أعلام النبلاء (٢/ ٦١٤)۔ البداية والنهاية (٨/ ١٢١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَمُرُّ فِي السُّوْقِ يَحْمِلُ حُزْمَةَ الْحَطَبِ .

لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے ہوئے خود ہی آ رہے ہیں بازار سے أَوْسِعُوْا الطَّرِيْقَ لِلأَمِيْرِ ❶ گورنر تشریف لا رہے ہیں راستہ دے دو۔ سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا ہوا ہے لیکن اپنی اوقات کبھی نہیں بھلائی۔ صفہ کے اس ممبر نے اپنی اوقات کبھی نہیں بھلائی۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ (اللہ اکبر)۔ ابو ہریرہ ایک وقت تھا عورت کا غلام تھا۔ خادم تھا، نوکر تھا کام کیا کرتا تھا جب ان کا قافلہ چلتا تو ان کی اونٹنیوں کو سنانے کے لیے گانے گاتا تھا تاکہ آرام سے چلیں۔ جب پڑاو ڈالتے تھے تو ان کے لیے ایندھن کی غرض سے لکڑیاں اکٹھی کرتا تھا اور تنخواہ کیا ملتی تھی پیٹ کا کھانا ملتا تھا۔ جب کوئی گدھا فارغ ہو جاتا تو سواری کے لیے بھی دے دیتے تھے، یہ تنخواہ ملتی تھی۔ فرماتے ہیں پھر اللہ رب العزت نے ابو ہریرہ کو عزت بخشی، وہی خاتون جس کے یہ ملازم تھے اللہ نے اسی کو ابو ہریرہ کے نکاح میں دے دیا۔ ساری تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ابو ہریرہ کو اسلام کی بدولت عزت بخشی۔ (اللہ اکبر)

یہ اصحابِ صفہ تھے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ انہی کے پاس آ کر بیٹھتے تھے، کیسے نہ بیٹھتے وہاں سے حکم آیا تھا:

﴿ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾ ❷

''اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کریں جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کا ارادے رکھتے ہیں، آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کی ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جاؤ، اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا

---

❶ حلية الاولياء : ١/ ٤٦٠؛ تاريخ دمشق (٦٧/ ٣٧٣)؛ تاريخ اسلام للذهبي (٢/ ٥٣).

❷ ١٨/ الكهف: ٢٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔"[1]

ہمارے حبیب! انہی کے پاس بیٹھے رہا کرو جنھوں نے دنیا چھوڑ کر اللہ کے دین کو اختیار کرلیا ہے انہی کے پاس بیٹھا کرو اور کہیں نہ جایا کرو۔ یہی بیٹھنے کے لوگ ہیں۔ ہوتا یہ تھا کہ جب کوئی قافلہ آتا تو لوگ بانٹ لیتے، کوئی دو افراد وہ لے گیا ہے، کوئی دو دوسرا شخص اپنے گھر لے گیا ہے، تین وہ لے گیا اور جن کو کوئی نہ لے کے جاتا انھیں حضرت محمد ﷺ اپنے گھر لے جاتے۔ صحیح مسلم میں ہے، مستند حدیث ہے، حضرت مقداد بیان کرتے ہیں

فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا .

---

[1] ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان شکر گزار اور عبادت گزار مومنوں کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ (٦/ الانعام: ٥٢۔٥٤)

"اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹانا جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں، آپ پر ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ آپ کے حساب میں سے ان پر کچھ ہے کہ آپ انھیں دور ہٹا دیں، پس آپ ظالموں میں سے ہو جائیں۔ اور اسی طرح ہم نے ان میں سے بعض کی بعض کے ساتھ آزمائش کی ہے، تاکہ وہ کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہمارے درمیان میں سے احسان فرمایا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے والوں کو زیادہ جاننے والا نہیں؟ اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیں سلام ہے تم پر، تمھارے رب نے رحم کرنا اپنے آپ پر لازم کرلیا ہے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص جہالت سے کوئی برائی کرے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔" (ش ح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم آئے، بہت پیش کیا، کبھی کسی سے کہا اپنے گھر رکھ لو، کبھی کسی سے کہا مگر جواب ملتا میرے پاس جگہ نہیں ہے، کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں ہے۔ لوگوں کے پاس اپنے آپ کو پیش کیا مگر کسی نے ہمیں قبول نہیں کیا، گنجائش نہیں تھی۔

فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَلِبُوْا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا.

حضرت محمد ﷺ آئے اور ہمیں اپنے گھر لے آئے، ہم تین لوگ تھے۔ اپنے گھر لے آئے، فرمانے لگے تین بکریاں کھڑی ہیں ان کا دودھ نکال لیا کرو اور چار حصوں میں تقسیم کر دیا کرو اپنا اپنا پی لیا کرو میرے لیے رکھ دیا کرو۔ یہ اصحابِ صفہ ہیں۔ اپنے حصے کا پی لیا کرو میرے حصے کا رکھ دیا کرو۔ مسافروں، مہمانوں اور اصحاب صفہ کا بھی اتنا حصہ ہے جتنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ (اللہ اکبر)۔ فرمایا ہم دودھ نکالتے، دو دو چار چار گھونٹ آتے، کمزور سی بکریاں تھیں۔ اپنے حصے کا دودھ پی لیتے، نبی ﷺ کے حصے کا رکھ دیتے۔ ایک دن شام ہوئی، بھوک بہت لگی ہوئی تھی۔ میں نے اپنے حصے کا دودھ پی لیا۔ باقیوں نے بھی پی لیا اور پی کر سو گئے۔ میری بھوک نہ مٹی۔ میں لیٹا ہوا بھوک سے جان نکل رہی ہے۔

فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ.

شیطان آ گیا۔ کہنے لگا: نبی ﷺ تو انصار کے گھر گئے ہیں۔ وہ انھیں کیا رنگ برنگے کھانے کھلائیں گے! کیسی کیسی مہمان نوازیاں کریں گے! نبی ﷺ نے یہ دو گھونٹ دودھ کیا کرنا ہے۔ تم یہ بھی پی لو۔ (جیسے ان شیاطین کا طریقہ ہے) فرمایا ایسا چکر دیا مجھے:

فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا

میں اٹھا دودھ پی لیا۔ جونہی دودھ کا آخری قطرہ اندر گیا شیطان پھر آ گیا اور کہنے لگا: مقداد یہ تُو نے کیا کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہاں بھئی کیا کیا ہے؟

نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی لیا ہے بیوقوف! پتا ہے اب ہوگا کیا؟

فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ .

نبی ﷺ تشریف لائیں گے، دیکھیں گے دودھ نہیں ہے، تیرے لیے بددعا کریں گے تو مرجائے گا۔ شیطان کی یہ عادت قرآن نے بھی نقل کی ہے:

﴿ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ❶

''شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر، تو جب وہ کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بیزار ہوں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔''

پہلے تو انسان کو ورغلانے کے کفر کروالیتا ہے، جب بندہ مجرم بن جاتا ہے تو پھر کہتا ہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں، میرا تیرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، مکے والوں کو گھیر کے میدان میں بدر میں لے آیا تھا:

﴿ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ ❷

''جب دونوں جماعتیں نمودار ہوئیں تو اپنی ایڑیوں کے بل (شیطان) پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں تو تم سے بری ہوں، میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔''

بھاگ گیا۔ وہاں سے تقریریں کر کے لے آیا جب دیکھا کہ فرشتے آسمان سے اتر رہے ہیں کہنے لگا میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تو بڑے سخت عذاب والا ہے۔ میں بھاگ رہا ہوں تم جانو اور تمھارا کام۔ ہمارے ساتھ بھی یہی کرتا ہے، صدیاں گزر گئی ہیں ہماری بیوقوفی کی بھی انتہا ہے کہ ہم اس کے قابو میں آجاتے ہیں اس سے بڑا بے وفا کوئی نہیں۔

---

❶ ٥٩/ الحشر: ١٦ . ❷ ٨/ الانفال: ٤٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مقداد کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا ہوں کہ نبی ﷺ ابھی آئیں گے بددعا کریں گے۔ میں مرجاؤں گا۔ میں مرنے کے لیے تیاری کر رہا ہوں۔

وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِيْ وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَأْسِيْ خَرَجَ قَدْ مَايَ.

پٹکا اتار کر سر پر لیا ہوا تھا پاؤں پر لیتا ہوں تو سر ننگا ہو جاتا ہے سر پر لیتا ہوں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں۔ نیند کہاں آئے! موت کی تیاری ہو رہی ہے۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ (اللہ اکبر) گھر میں یا مسجد میں نبی ﷺ بڑے سلیقے سے تشریف لاتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سلیقہ عطا فرمائے۔ (آمین)

فرمایا: آپ ﷺ آتے تو سلام کہتے تھے، ہمیشہ ایسے ہی کرتے۔ سلام اس طرح کہتے:

لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

سوئے ہوئے کو جاگ نہ آتی۔ جاگنے والے کو سن جاتی۔

ہم کیا کرتے ہیں! نماز پڑھ رہے ہوں تو نماز کا امام بھول جاتا ہے ایسا نعرہ لگاتے ہیں۔ [1] یہ نبی ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ سلام کہنا ضروری ہے، سلام کہیں لیکن سلیقے سے جو فارغ ہے اس کو سمجھ آئے اور جو کام میں لگا ہے اس کی طبیعت خراب نہ ہو۔ بھول نہ جائے، اس کی نماز خراب نہ ہو۔ آپ نے آ کر اسی سلیقے سے سلام کیا۔ جو جاگ رہے تھے انہوں نے سن لیا جو سوئے ہوئے تھے ان کو جاگ نہ آئی اور سیدھے کڑیسنی کی طرف گئے۔ یہ سنا! میں بھی پہلے گاؤں میں ہوتا تھا۔ میں بھی دیہاتی ہوں، کڑیسنی اس کو کہتے ہیں، وہ جس میں پہلے زمانوں میں برتن رکھتے تھے۔ وہاں جا کے دیکھا گلاس پڑا ہے لیکن اس میں دودھ نہیں ہے۔ (اللہ اکبر)۔ نبی ﷺ نے رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف دیکھا:

فَقُلْتُ الْاٰنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ.

---

[1] مسجد میں داخل ہوتے ہوئے بہت بلند آواز سے سلام کرتے ہیں حالانکہ ایسی صورت حال میں زیادہ بلند آواز سے سلام نہیں کرنا چاہیے، اس انداز سے سلام کیا جائے کہ خلل واقع نہ ہو۔ (ش ح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور میں تیاری کر رہا ہوں کہ اب نبی ﷺ بددعا کریں گے۔ میری جان نکلنے لگی ہے۔ میں نے سنا کہ نبی ﷺ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ! أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.

اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔ ❶

یہ (نبی) تو کافروں کو بھی بددعا نہیں دیتا تھا۔ اپنے ساتھی کو کہاں بددعا دے گا؟ میں تو حیران رہ گیا میں تو کسی اور چکر میں تھا یہ تو کچھ اور ہی ہو رہا ہے۔ فرمایا میں نے قصد کیا۔ عزم کیا کہ اٹھتا ہوں۔ میں نے پٹکا باندھا۔ اٹھا، چھری پکڑی اور ارادہ کیا کہ سب سے بہترین بکری بھون کر نبی ﷺ کو کھلاتا ہوں۔ کوئی دو گھونٹ نکلتے ہیں وہ بھی غائب ہو جائیں۔

فَإِذَا هِیَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ

تو میں بکری کے قریب گیا تو میں نے دیکھا تینوں بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ (اللہ اکبر) اللہ رحمتیں تو برساتا ہے۔ (اللہ اکبر)۔ نبی ﷺ کی دعا کی برکت، نبی ﷺ کا معجزہ، مقداد کی کرامت، (اللہ اکبر)۔ تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ فرمایا میں نے آل محمد ﷺ کے گھر سے وہ برتن اٹھایا جس کے بارے میں آل محمد ﷺ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان بکریوں کا دودھ اس میں نکالا جائے۔ بکریوں کو دودھ دھونے کے لیے کوئی بالٹی لے کر نکلے گا۔ کوئی گلاس پکڑے گا کوئی گولی پکڑے گا، کوئی گڑوی پکڑ لے گا۔ کون بالٹی لے کر جائے گا۔ بکریوں کا دودھ نکالنے کے لیے کوئی ویسے دیکھ کر ہی مذاق اڑائے گا کہ آدھا کلو دودھ نکالنا ہے وہ سارا بالٹی کو لگ جائے گا، فرمایا میں نے سب سے بڑا برتن لیا۔

فَحَلَبْتُ فِیْهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ.

اس میں دودھ نکالا تو برتن بھر گیا۔

نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے سیر ہو کر پیا۔ مجھے بھی پلایا، پھر پیا،

---

❶ اس دعا کا ترجمہ جملہ انشائیہ کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے یعنی ''اللہ! جو مجھے کھلائے آپ اسے کھلائیں اور مجھے پلائے آپ اسے پلائیں۔'' بعد ازاں یہی ہوا تھا۔ (ش ح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر پلایا، پھر پلایا، جب سیر ہوگئے تو میری ہنسی چھوٹ گئی اور ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوکر گر پڑا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِحْدَى سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ . ❶

اپنے کپڑے تو سنبھالو! کیا ہوا ہے؟ بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ تو میں نے نبی ﷺ کو سارا قصہ بیان کیا تو یہ مقام تھا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معاشرے میں دین کے طالب علموں کا۔ حکمران، سیّد الانبیاء والمرسلین، سیّد ولد آدم، خاتم النّبیین، وقت کا سب سے بڑا حکمران، سب سے بڑا قاضی، سب سے بڑا امام اور خطیب، سب سے عظیم شخصیت اور اسے اپنے گھر کا فرد بنایا ہوا ہے ہم جب تک یہ سیرت نہیں اپنائیں گے اسلامی معاشرے کی بنیاد کیسے کھڑی ہوگی۔ ہمیں تو مسجد میں کہیں کوئی مہمان نظر آجائے تو ویسے ہی دیکھ کر پسینے چھوٹ جاتے ہیں کہ یہ کیا مصیبت آ گئی ہے۔ وہاں تو روز کا یہ مشغلہ تھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تیسری بنیاد اس (نظام مؤاخات) پر رکھی۔

(۴) دیگر اقوام سے تعلقات اور معاملات

آقا ﷺ نے بین الاقوامی تعلقات اور بین الاقوام تعلقات قائم کرنے کے لیے میثاق مدینہ وہ معاہدہ ترتیب دیا جس میں مہاجرین نے آکے مسلمانوں کے سر بلند کر دیے، عیسائی بھی زیرنگین رہیں گے۔ یہودی بھی زیرنگیں رہیں گے۔ مشرکین بھی ماتحت ہوکے رہیں گے۔ اونچا نام ہوگا تو اسلام کا ہوگا۔ ﴿كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا﴾ ❷

اللہ کا نام بلند رہے گا۔ اور آج تک اللہ کے فضل سے بلند ہے۔ کافروں کا داخلہ بھی بند ہے۔ اس کی تفصیلات کا وقت نہیں ہے۔ میں توجہ ہی اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اسلامی معاشرے کی جان تواضع ہے، عاجزی ہے، انکساری ہے، جود وسخا ہے، تکبر سے پاکی ہے۔ حسد وبغض سے صفائی ہے کینے اور انا سے صفائی ہے۔ جب تک یہ مصیبتیں نہیں نکلتی اور یہ

❶ مسلم، الأشربة، إكرام وفضل إيثاره (۲۰۹۹).
❷ ۹/ التوبة: ٤٠ ـ بخاری، الخمس، من قاتل للمغنم هل ينقص من أجره (۳۱۲٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوبیاں نہیں آتیں اسلامی معاشرے کی بنیاد پڑ ہی نہیں سکتی اور جب تک کوئی آئیڈیل نہیں ہوتا اس وقت تک قوم کی ابتداء ہو ہی نہیں سکتی۔ معاشرے کی تشکیل کی ابتداء ہو ہی نہیں سکتی اور اس کائنات میں محمد رسول اللہ ﷺ سے بہتر آئیڈیل اور کوئی نہیں ہے جب تک پوری قوم امام الانبیاء کو اپنا آئیڈیل نہیں بناتی اس وقت تک قوم کی ابتداء ہی نہیں ہوتی۔

اسلامی معاشرت میں کمزور طبقات کے حقوق اور ان کا مقام

قوم بڑھنا اور معاشرہ تشکیل پانا بڑی دور کی بات ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے آئین، قانون اور دستور متعارف کرایا۔ عدل و انصاف متعارف کروایا۔ عدل و انصاف کی سب سے زیادہ ضرورت معاشرے کے کمزور طبقات کو ہوتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کے دربار میں سب سے زیادہ مقام کمزور طبقات کو ہے۔ وہ بچے ہوں یا عورتیں ہوں۔ بیویاں ہوں یا مائیں ہوں یا بہنیں ہوں۔ غلام ہوں، لونڈیاں ہوں۔ سب سے زیادہ مقام حضرت محمد ﷺ کے نزدیک ہمیشہ معاشرے کے کمزور افراد کا تھا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلا خطبہ یہی دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پہلا خطبہ یہی دیا:

وَالضَّعِيْفُ فِيْكُمْ قَوِيٌّ عِنْدِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ حَقَّه .

کمزور میرے نزدیک اس وقت تک طاقتور ہے جب تک اس کا حق مالدار سے لے کر طاقتور سے لے کر نہ دے دوں۔ میرے نزدیک اس کی طاقت سب سے زیادہ ہے۔

وَالْقَوِيُّ فِيْكُمْ ضَعِيْفٌ عِنْدِيْ حَتّٰى اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ . ❶

اور ظالم جب تک ظالم ہے میرے نزدیک سب سے کمزور وہ ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی زندگی کا قدم قدم معاشرے کے کمزور افراد، کمزور اشخاص، کمزور طبقات کے لیے تھا۔ آپ دیکھیں گے کہ نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب کون تھا؟ جس کو لوگ زید رضی اللہ عنہ بن محمد ﷺ کہتے ہیں وہ غلام تھا اور غلام کا بیٹا تھا۔ جس کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے:

﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ﴾ ❷

---

❶ سيرة ابن هشام ص : ٨٤١ . ❷ ٣٣/ الاحزاب : ٣٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں اکیلے زید کا ذکر آیا ہے اور کسی کا نام قرآن مجید میں نہیں۔ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام بھی نہیں آیا۔ (اللہ اکبر)

زینب کا قریشی عورت کا غلام ابن غلام کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا۔ معاشرہ کیسے نہیں بنے گا۔ ہم تو کہتے ہیں جی ہم تو شیخ ہیں۔ ہم تو راجپوت ہیں، ہم تو بھٹی ہیں، ہم تو آرائیں ہیں، ہم تو چوہدری ہیں، ہم کسی 'کمی' لاگی کو رشتہ کیسے دے سکتے ہیں۔ سب لوگ اپنے اپنے رشتے پوچھنے جاتے تھے بلال حبشی کا رشتہ خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ہم اس معاشرے سے کتنے دور ہیں؟ اہل حدیث ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو مذہبی معاشرے کا فرد سمجھنا چاہیے، بے شک اس سیالکوٹ میں ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اور ہم خوش نصیب ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا معاشرہ مدنی معاشرہ ہے، کمیاں کوتاہیاں اپنی جگہ پر ہیں۔ (اللہ سے دعا ہے اللہ ہمیں معاف فرمادے)۔ ایک قوم ایسی ہے جو مدینہ جانے کے لیے تڑپ رہی ہے ترس رہی ہے ہم یہاں ہوتے ہوئے بھی اللہ کے فضل و کرم سے مدینے میں ہیں۔ بات، تو اتباعِ رسول کی ہے جہاں بھی ہوں۔ حضرت محمد ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب وہ یمن جا رہے تھے، رو رہے تھے بلک رہے تھے، کرلا رہے تھے۔ ایک پاؤں آگے رکھتے تو دو پیچھے آتے تھے محمد کو چھوڑ کر جا رہے تھے ﷺ مدینے کو چھوڑ کر جا رہے تھے اس وقت ان کو ایک وصیت کی تھی جس کی ابتداء یہاں سے کی تھی:

اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. ❶

اے معاذ! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ تم کہاں رہتے ہو، حیثیت تو اس بات کی ہے تم کیا کرتے ہو۔ یمن میں بھی رہ کر تم مجھ سے زیادہ قریب رہ سکتے ہو۔ یہاں بھی بیٹھے ہیں

❶ ترمذی، البر والصلة، ما جاء فی معاشرة الناس (۱۹۸۷)۔ عن ابی ذر وسندہ حسن شعب الایمان (۷٦٦۲) عن معاذ وسندہ ضعیف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو مجھ سے دور ہیں۔ دور ہونے کی اور قریب ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بات اتباعِ رسول کی، بات محبت رسول کی ہے۔ بات الفتِ رسول کی ہے، نبی ﷺ کو سر پر بٹھانے کی ہے، سینے سے لگانے کی ہے۔ دل میں بسانے کی ہے، آنکھوں اور کان کا نور بنانے کی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو سر پر بٹھایا یا سینے سے لگایا، دل میں بسایا اور اپنے سینے کی رونق بنایا وہ کامیاب و کامران ہے وہ مسلمان ہے، وہ مسلم معاشرے کا فرد ہے جس نے نبی ﷺ سے دوری اختیار کی اس سے بڑا بدنصیب نہیں کوئی ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت کا انطباق یہ ہے کہ ہمیشہ کمزور افراد کا ساتھ دیں۔ حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی بیان کرتے ہیں بات تو بڑی دلچسپ ہے طویل بھی ہے وقت نہیں ہے۔ فرمایا میں جب نبی ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا سب سے پہلے نبی ﷺ کے جو کلمات میرے کان میں پڑے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کو وعظ کر رہے تھے آپ کی زبان سے یہ کلمے نکل رہے تھے:

يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ .

اوپر والا ہاتھ وہ ہوتا ہے جو دینے والا ہو۔ بے شک نیچے ہی کیوں نہ ہو۔ دینے والا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ بے شک نیچے ہو۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور لینے والا نیچے ہوتا ہے بے شک اوپر ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے کر کے ❶ چیز رکھ کر کسی کو دینے والے کا ہاتھ نیچے ہوگا۔ اور لینے والے کا ہاتھ اوپر ہوگا۔ لیکن شریعت کی رو سے یہ اوپر ہے وہ نیچے ہے۔ اللہ اکبر۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا:

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

سب سے پہلے اس پر خرچ کر جس کا تو ذمہ دار ہے تیرے بچے گھر میں بلک رہے ہیں تیری بیوی تیرے مال کی محتاج ہے سب سے پہلے اس پر خرچ کر اور پھر ترتیب بھی بیان کر دی:

أُمَّكَ وَأَبَاكَ

---

❶ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے دونوں ہاتھ آگے کر کے اشارہ کیا یعنی جس طرح ٹرے یا پلیٹ وغیرہ میں رکھ کر کوئی چیز پیش کی جاتی ہے اور لینے والا اوپر سے اٹھا لیتا ہے۔ (ش ح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلے ماں کا پھر باپ کا اماں کا نمبر پہلے ہے

پھر

وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ

پہلے بہن پر پھر بھائی پر

ثُمَّ أَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ ❶

پھر جتنا کوئی قریب ہوتا جائے جتنا کوئی قریب ہوتا جائے جس طریقے سے قریب ہوتا جائے اسی طریقے سے اس کو دیتا جائے۔ (اللہ اکبر)

قریشی موجود ہیں، بنو ہاشم موجود ہیں۔ مہاجرین موجود ہیں۔ انصار موجود ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے دربار میں سفارش کی ضرورت پڑی، نہ ابوبکر کو ہمت پڑی نہ عمر کو ہمت پڑی۔ نہ عثمان کو ہمت پڑی۔ نہ علی کو ہمت پڑی۔ سفارش کرنے کے لیے کون تلاش کیا؟ غلام ابن غلام اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سب جانتے تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت جتنی اس سے ہے کسی اور سے نہیں۔ کیونکہ محبتیں دی تھیں محبت دے کر محبتیں لی جاتیں ہیں، اتنی محبت دی تھی، اتنی محبت دی تھی کہ زید بن حارثہ کو گھر والے تلاش کرتے کرتے مدینہ پہنچ آئے، کہا میرا بیٹا بھاگ کر آپ کے پاس آ گیا ہے یہ مجھے واپس کر دو کہا:

هُوَ ذَا، فَإِنِ انْطَلَقَ ثُمَّ أَمْنَحُهُ

وہ بیٹھا ہے لے جاؤ میں نے اس کو آزاد کیا ہوا ہے، کوئی حیثیت نہیں، کوئی مسئلہ نہیں، بیٹے سے کہا: چلو۔ اس نے کہا:

لَا وَاللّٰهِ! لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا أَبَدًا . ❷

اللہ کی قسم! آپ ان سے بہتر ہیں۔ میں نے تو آپ کے پاس رہنا ہے، میں نے تو آپ کے پاس ہی رہنا ہے۔ (اللہ اکبر)۔ اسامہ کی ماں ام ایمن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ورثے میں ملی تھی، ورثے میں ملی ہوئی لونڈی ہے مگر فرماتے کیا ہیں؟

أُمِّي بَعْدَ أُمِّي .

---

❶ نسائی: ۲۵۳۲ . ❷ ترمذی: ۳۸۱۵؛ شعب الایمان: ۱۳۲۱ وسندہ ضعیف .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری ماں کے بعد میری ماں یہی ہے۔

ورثے میں ملی ہوئی لونڈی نوکرانی نہیں ہے تنخواہ دار ملازمہ نہیں ہے، زرخرید لونڈی نہیں ہے جو ورثے میں ملی ہے، فرماتے تھے:

أُمِّیْ بَعْدَ أُمِّیْ . ❶

میری ماں کے بعد یہ میری ماں ہے۔

کیسا معاشرہ ہوگا اور حیرانی کی بات ہے اس حیثیت کے باوجود نبی ﷺ کو ڈانٹ بھی دیا کرتی تھی۔ نبی ﷺ برداشت کرتے تھے، آگے بولتے نہیں تھے۔ نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ اللہ نے نورِ نبوت اور محبت ہی سے ایسا فیضان دیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی سوچ اور ایسا شعور دیا ہوا تھا، بڑھیا ہے کیا حیثیت ہوگی؟ جو زرخرید لونڈی ہے کیا اس کی سوچیں ہوں گی کیا اس کی تعلیم ہوگی لیکن اللہ نے بڑی شاندار سوچ دے رکھی تھی۔

قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک دن کہنے لگے آؤ امِ ایمن کو مل کر آئیں، نبی ﷺ اس کی زیارت کو جایا کرتے تھے، اس کو ملنے جایا کرتے تھے۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس کو ملنے جا رہے ہیں اور جا کر بات کی کہ ملنے آئے ہیں اس لیے کہ نبی ﷺ آیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ کا ذکر سن کر رونے لگ گئی، وہ تسلی دینے لگے رونے کی کون سی بات ہے یہاں اللہ کے نبی ﷺ کے پاس کیا تھا اب تو اللہ کے نبی جنت پہنچ چکے ہیں۔ اللہ کی نعمتیں ہی نعمتیں عیش و آرام میں ہیں، عزت و احترام میں ہیں تو رونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ فرمانے لگیں میں نبی ﷺ کے دنیا سے جانے پر نہیں رو رہی:

أَبْكِی اِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ . ❷

میں تو اس بات پر رو رہی ہوں کہ ہمارا رابطہ آسمان سے کٹ گیا ہے۔

کیا شعور ہے اور کتنا زبردست شعور ہے کہ اگر آسمان سے رابطہ ہے تو زندگی قائم ہے آسمان سے رابطہ کٹ گیا ہے اس بات پر رو رہی ہوں۔

---

❶ الاستیعاب: ۳۲۸۷ معضلا. ❷ مسلم: ۲٤٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو میرے بھائیو! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ معاشرے کے کمزور افراد کو اہمیت دی کمزور طبقات کو اہمیت دی اگر ہم اسلامی معاشرے کی تشکیل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے ماحول میں موجود جتنے کمزور حصے ہیں ان کا خیال رکھنا شروع کر دیں تو اللہ کے فضل وکرم سے سارے کام سیدھے ہو جائیں گے۔ اللہ کے رسول نے اللہ کی طرف خبر دی:

اِرْحَمُوا مَنْ فِی الْأَرْضِ یَرْحَمْکُمْ فِی السَّمَآءِ . ❶

تم اہل زمین پر رحم کرو اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔

تعلیم یہ ہی ملی ہوئی تھی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کسی نے دیکھا کہ ایک دن آ رہے ہیں، عجیب وغریب حالات ہے چار چادریں ہیں۔ ابوذر کی اوپر والی چادر غلام کی نیچے والی چادر سے ملتی ہے نیچے والی چادر اس کی اوپر والی چادر سے ملتی ہے سمجھانے والے نے سمجھایا۔ ابوذر! یہ کیا ہے؟ یہ چار چادریں ہیں دو ایک رنگ کی ہیں دو ایک رنگ کی ہیں۔ ایک رنگ کی تم پہن لو ایک رنگ کی وہ پہن لے۔ دونوں کے سوٹ بن جائیں گے، یہ کیا بنا ہوا ہے۔ ابوذر نے فرمایا: میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں:

فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَأْکُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ . ❷

جیسا کھاؤ ویسا ہی غلاموں کو کھلاؤ۔ جیسا پہنو ہی غلاموں کو پہناؤ۔

میں سوٹ بنانے کے لیے قیامت کے دن اس کے سامنے جواب دہ نہیں ہو سکتا۔ (اللہ اکبر)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم نبی ﷺ کو آئیڈیل بنالیں، آپ کی زندگی سے، آپ کی سیرت طیبہ سے معاشرے کی تشکیل کا طریقہ سیکھیں۔

اللہ رب العزت نے زندگی عطا فرمائی ہے تو تفصیلات سے پھر سہی۔ ❸

﴿ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ ﴾

---

❶ الترمذی، البر والصلة، رحمة المسلمین (۱۹۲٤).

❷ مسلم: ۱٦٦۱؛ أبوداود، الأدب، فی حق المملوك (٥۱٥۷).

❸ پھر اللہ رب العزت نے انھیں زندگی نہ دی۔ اس محاضرے کے صرف تین ہفتے بعد (۱۷ مارچ ۲۰۱۲ء، ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ) اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ رحمه الله رحمة واسعة. (ش ح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تالیفات

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات

۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحۃ اور البقرۃ (۵۰ آیات)

۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، ظلم و ناانصافی کی نوعیت (HEC سے منظور شدہ)

۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب

۵: سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد

۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام

۷: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النّبیین (عربی، اردو، انگریزی)

۸: التأثیر الاسلامی فی شعر الطاف حسین حالی (ویلیه رسائل حالی العربیة)

۹: عُلوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)

۱۰: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)

۱۱: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف) (مکتبہ فہیم انڈیا سے بھی شائع ہوگئی ہے)

۱۲: جنت کا منظر معہ جنت میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)

۱۳: دوزخ کا منظر معہ جہنم میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)

۱۴: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشترک اوصاف، مشترک انعامات

۱۵: اسلام کا تجارتی ضابطۂ اخلاق

۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (Ph.D علومِ اسلامیہ کا مقالہ)

۱۷: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب

۱۸: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن)

۱۹: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن) (زیرِ طبع)

۲۰: قرآنی اور مسنون اذکار و دعائیں ۲۱: سنہری دعائیں اور اہم اذکار

۲۲: شرح اصول الکرخی ۲۳: مساجد کی آبادکاری

۲۴: میرے محسن میرے مربی حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ

۲۵: نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنیں اور اُن کے شوہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اردو تراجم اور تعلیقات

۱: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق)

۲: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحریروں کے مجموعے کا ترجمہ و استدراک)

۳: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء والغسل والصلاۃ لعثیمین کا ترجمہ وتعلیق)

۴: بیماریوں کا علاج، دعا، دم اور غذا کے ذریعے (الدعاء، ویلیہ العلاج بالرقی من الکتاب والسنۃ از ابن وھف قحطانی)

۵: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالھا واحوال اھلھا لابی سالم النذیر)

۶: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الھجرتین وباب السعادتین لابن القیم الجوزیۃ کا ترجمہ اور تلخیص وتعلیق)

۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنۃ لمحمد بن صالح الخرش)

۸: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافترق۔اسبابھا وعلاجھا)

۹: اصول الکرخی (مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی، دیوبند انڈیا سے بھی شائع ہوگئی ہے)

۱۰: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل) (زیرِ طبع)

۱۱: صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کا منہج (عادات الامام بخاری فی صحیحہ از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)

۱۲: نجات یافتہ لوگوں کا عقیدہ (از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)

۱۳: آسان شرح عقیدہ طحاویہ (الشرح المیسر از ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمن الخمیس)

۱۴: زبدۃ التفسیر من تفسیر فتح القدیر للشوکانی (تفسیر جزء اول، دوم، سوم)

نظر ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال

۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ وشرح)

۳۔ مشکوۃ المصابیح (ترجمہ)

۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔ الاسماء الحسنیٰ ازمیاں انوار اللہ

۶۔ المسند فی عذاب القبر ازمولانا محمد ارشد کمال

۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں ازمولانا ارشد کمال

۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی

۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس

۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج وتحقیق شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ ڈھاکہ (بنگلہ دیش) سے بنگالی زبان میں شائع ہوچکی ہے۔)

۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ فہیم (انڈیا) سے بھی شائع ہوچکی ہے)

۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۴۔ سورۃ الاخلاص کا پیغامِ توحید (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۵۔ آیت الکرسی اور عظمت الٰہی (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۶۔ دعوت قرآن وحدیث (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۷۔ اسلام کا قانون وراثت (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۸۔ توبہ کا دروازہ (میاں انوار اللہ)

www.kitabosunnat.com

۱۹۔ اصولِ کرخی پر ایک نظر

۲۰۔ اسلامی عقائد۔ دو مسلمانوں کا مکالمہ ۲۱۔ تفسیر النساء

۲۲۔ نبی کریم ﷺ کے خواب، حکمتیں اور اُن سے ماخوذ احکام ومسائل (از مولانا محمد ابراہیم)

۲۳۔ انفاق فی سبیل اللہ (تخریج وتبییض)

۲۴۔ لفظ عشق کے استعمال کی شرعی حیثیت (از الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی)

۲۵۔ احکام شریعت میں حدیث وسنت کا مقام (از حافظ عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

۲۶۔ دین کے دو نشان۔ قرآن اور صاحبِ قرآن (از حافظ عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

۲۷۔ اسلامی نظامِ معاشرت کی بنیادی اکائیاں (از حافظ عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

اسلامی نظامِ معاشرت

کی بنیادی اکائیاں

مکتبہ افکارِ اسلامی